عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلاؤ گھیراؤ
توڑ پھوڑ
لوٹ مار

جلد: ۳۰ | ۱۲ تا ۲۶ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ مطابق ۸ تا ۲۲ دسمبر ۲۰۱۱ء | شمارہ: ۴۶/۴۷

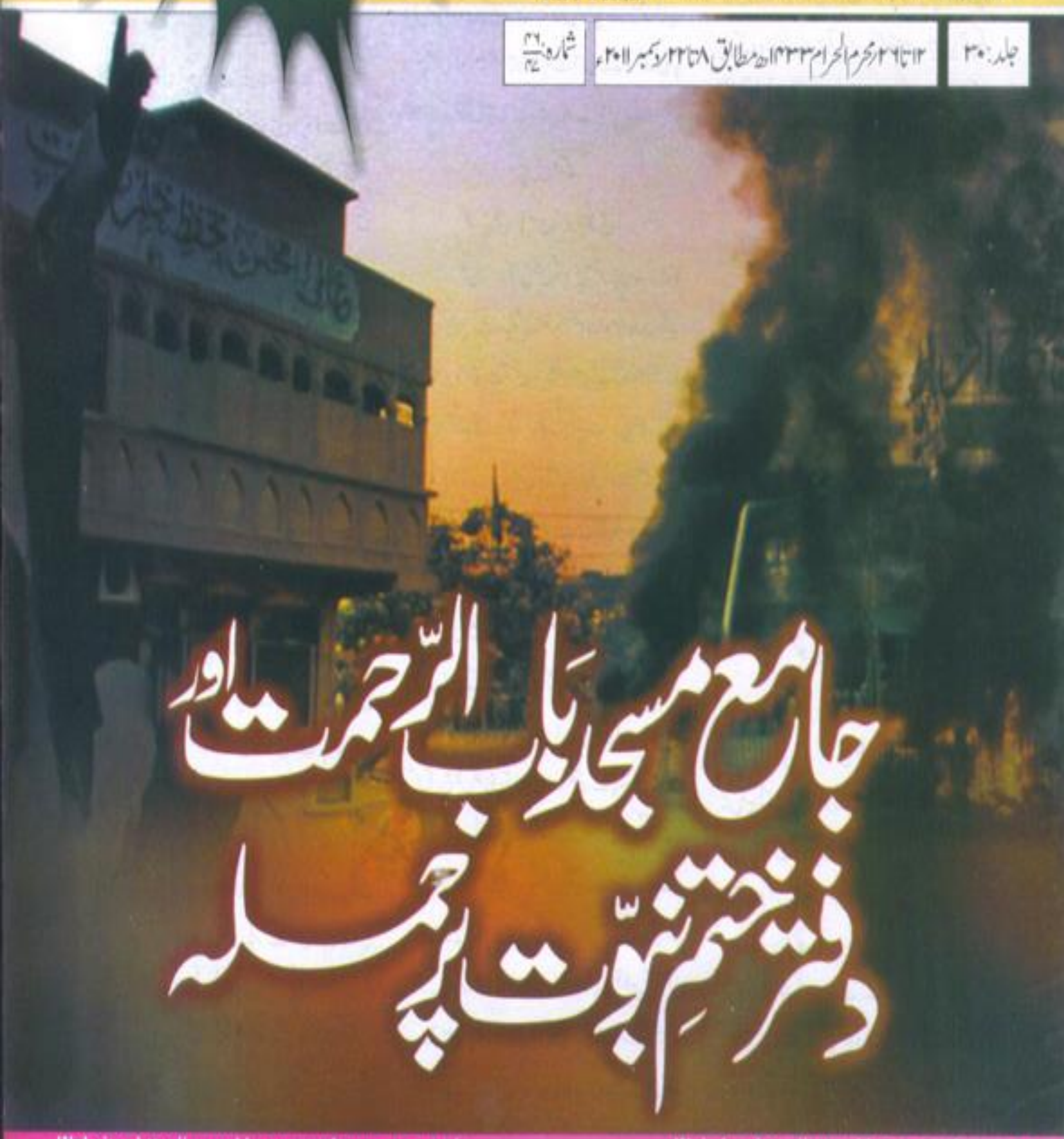

جامع مسجد بابُ الرّحمت اور دفترِ ختمِ نبوّت پر حملہ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

ٹی وی پر علماً کا آنا

محمد عظیم قریشی

س:...... آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ ٹیلی ویژن (ٹی وی) کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ بظاہر یہ ایک ذریعہ ابلاغ ہے جس سے دین کی دعوت وتبلیغ کا کام بہت عمدگی سے لیا جا سکتا ہے، ("مفتی نظام الدین شامزیؒ کا ٹی وی پر آ کر طالبان کا صحیح موقف پیش کرنا جبکہ امریکا نے افغانستان پر حملہ کیا تھا، اسی طرح مفتی تقی عثمانی صاحب کا حدود اللہ کے قوانین میں تبدیلی کے حکومتی موقف کے خلاف ٹی وی پر آ کر صحیح اسلامی موقف بیان کرنا اور حکومتی حقوقِ نسواں بل میں موجود صریح خلاف شریعت شقوں کی نشاندہی کرنا نہایت مفید رہا) بظاہر یہی محسوس ہوتا ہے کہ اس ذریعہ ابلاغ کو تصویر پر قیاس کر کے اس کو مطلقاً حرام قرار دینا مناسب نہیں کیونکہ یہ ابلاغ کا قوی ذریعہ ہے جس کی رسائی اب تو پوری دنیا تک ہوگئی ہے، یہ مکمل طور پر کفار اور اسلام دشمن قوتوں کے ہاتھ میں آ گیا اور انہوں نے اس کا بھرپور استعمال کیا اور ہم مسلمان دین کی تعلیمات کو تو کیا پھیلاتے اسلام دشمن قوتوں کے اسلام پر حملوں کا جواب تک نہ دے سکے، بہرحال اس بارے میں شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں کہ ٹیلی ویژن کو اشاعتِ اسلام کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے؟

ج:...... مخدوم ومکرم! میری سمجھ میں تو ٹی وی کا جواز نہیں آتا، زیادہ سے زیادہ ایک ناجائز کو وقتی طور پر کراہت کے ساتھ اور گناہ سمجھتے ہوئے اپنی ضرورت کے لئے استعمال کر لیا جائے تو شاید گنجائش ہو، تاہم جو حضرات اس کے استعمال یا جواز کے قائل ہیں ان سے رجوع کیا جائے۔

نیچری فتنہ

سیّد علی الاحسن، راولپنڈی

س:...... آج کل نیچری منکرین حدیث کا فتنہ عروج پر ہے، یہ لوگ عقیدۂ ظہور امام مہدی علیہ الرضوان، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ اٹھائے جانے، فضائل درود شریف سمیت بے شمار مسلم عقائد کا انکار کرتے ہیں اور علم الرجال سے تسلیم شدہ احادیث کا ضعف ثابت کرنے کی سعی کرتے ہیں، بعض تو معراج تک کی اپنی تشریحات کرتے ہیں، اس نیچری فتنے کی تاریخ پر کھل کر روشنی ڈالئے، عوام الناس ان کے متعلق آگاہ نہیں۔

ج:...... آپ کی بات بالکل درست ہے کہ آج کل فکری آزادی اور عقلیت پسندی کا زور ہے، اس لئے منکرین حدیث اور نیچری فکر کے لوگ قرآن کے نام پر قطعی الثبوت احادیث کے انکار کے گھناؤنے طرزِ عمل پر اتر آئے ہیں اور بھولے بھالے مسلمانوں کو احادیث قطعیہ کو عقل کے ترازو پر تولنے اور پرکھنے پر آمادہ کرتے ہیں، بظاہر وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم احادیث کو مانتے ہیں اور احادیث کا انکار نہیں کرتے، مگر ساتھ ہی یہ کہہ دیتے ہیں کہ وہ احادیث جو قرآن کے خلاف ہیں یا جن کو عقل تسلیم نہیں کرتی، ہم ان کا انکار کرتے ہیں بلکہ ہم ان کو کیسے مان سکتے ہیں؟ اپنے انکار احادیث اور احادیث سے بغض کا کبھی یوں بھی اظہار کرتے ہیں کہ دیکھئے احادیث تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے کئی سو سال بعد مرتب کی گئی ہیں، ان پر کیسے اعتماد کیا جا سکتا ہے؟ گویا وہ قطعی منصوصات کے مقابلہ میں اپنی عقل وفہم کو ترجیح دیتے ہیں، لیکن بایں ہمہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے موقف کو سچا باور کرانے کے لئے کبھی حدیث کو، کبھی راویان حدیث کو، کبھی محدثین عظام کو اور کبھی علمائے امت کو ہدف تنقید بناتے ہیں۔

نعت میں میوزک

محمد نعیم، لاہور

س:...... آج کل مختلف کمپنیاں نعتوں میں میوزک شامل کر رہی ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟

ج:...... میوزک خواہ کسی شے کے ساتھ شامل ہو، اس کا سننا حرام ہے۔ چنانچہ نعت ہی کیا' اگر خدانخواستہ قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ میوزک شامل کر لیا جائے تو ایسی تلاوت سننا بھی ناجائز اور حرام ہے۔

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۰ — ۱۲ تا ۲۶/محرم الحرام ۱۴۳۳ھ مطابق ۸ تا ۲۲/دسمبر ۲۰۱۱ء — شمارہ: ۴۶، ۴۷

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

جامع مسجد باب الرحمت اور دفتر ختم نبوت پر حملہ	۴	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
شہرت اچھی چیز ہے یا بُری؟	۱۲	مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی
تحفظ ختم نبوت کورس، کراچی (۲)	۱۵	رپورٹ: مولوی محمد قاسم
اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے (۳)	۱۹	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سندھ ہائی کورٹ کا تاریخی فیصلہ!	۲۱	منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ
جھوٹے مدعی نبوت کے خلاف.....	۲۳	رپورٹ: مولانا محمد زکریا
ختم نبوت پروگرامز، کراچی	۲۵	مولانا توصیف احمد

ضروری اعلان

سانحہ کراچی کی وجہ سے ہفت روزہ کی تیاری اور ترسیل میں تاخیر پر ہم اپنے قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔ موجودہ حالات کے پیش نظر شمارہ ۴۶، ۴۷ کو یکجا شائع کیا جارہا ہے محترم قارئین اور ایجنسی ہولڈرز نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک۔ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ: 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، ۳۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

سانحہ کراچی!

جامع مسجد باب الرحمت اور دفتر ختم نبوت

صحیح صورتحال!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

پاکستان بننے کے بعد کراچی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر سائرہ مینشن بالمقابل ریڈیو پاکستان، ایم.اے جناح روڈ پر قائم ہوا۔۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران کراچی میں مجلس کے مبلغ مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ تھے۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادریؒ، مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ، شیعہ مکتب فکر کے معروف رہنما اور آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل سید مظفر علی شمسی، معروف احرار رہنما مجاہد ملت ماسٹر تاج الدین انصاری اسی دفتر سے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں گرفتار ہوئے تھے۔

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں کامیابی کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ تھے۔ وہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ سید محمد یوسف بنوری ٹاؤن کے مہتمم اور عالمی مجلس کے مرکزی نائب امیر بھی تھے۔ تب شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا ماہنامہ ''بینات'' کراچی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کی سرپرستی کے باعث قیام کراچی میں تھا۔

حضرت مفتی صاحب مرحوم، حضرت لدھیانوی مرحوم کی زیر ہدایت سائرہ مینشن سے جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی میں دفتر منتقل کیا گیا۔ بعد میں اس کی عظیم الشان تعمیر ہوئی۔ جو اس وقت اپنی خوبصورتی اور محل وقوع کی اہمیت کے پیش نظر ہر گزرنے والے مسلمان کو دعوت نظارہ دیتی ہے۔

یکم محرم کا وقوعہ قتل و دھرنا و گھیراؤ

یکم محرم ۱۴۳۳ھ بروز اتوار ۲۷ نومبر ۲۰۱۱ء کو کالعدم سپاہ صحابہ کے کارپردازان کراچی المعروف اہل سنت والجماعت نے یوم سیدنا فاروق اعظمؓ کے سلسلہ میں پرانی نمائش چورنگی کے راستہ اپنی ریلی تبت سینٹر لے جانا تھی۔ ان کے بعض لوگ جامع مسجد باب الرحمت کے پارکنگ میں جمع ہوئے۔ ریلی میں یہاں سے شریک ہوئے۔ ان کے بعض حضرات کا باہر مسجد کے گراؤنڈ میں آنا اور وہاں سے ریلی کے جلوس میں شریک ہونا شیعہ حضرات نے بھی نوٹ کیا۔ اس لئے کہ

نصف صدی کے لگ بھگ اسی چورنگی کے قریب نشتر پارک میں شیعہ حضرات کی مسجد، امام بارگاہ ہے۔ آغاز محرم سے وہاں ان کی اپنے عقیدہ کے مطابق بھرپور سرگرمیاں ہوتی ہیں۔ پرانی نمائش کی چورنگی پر محرم کے دس دنوں میں شیعہ مسلک کی سرگرمیوں کا عروج ہوتا ہے۔ ربیع الاوّل کے بارہ دنوں میں سنی تحریک کے حضرات اس چورنگی کو اپنی سرگرمیوں کے لئے مختص کرتے ہیں۔ ویسے ہر سیاسی و مذہبی تہوار و پروگرام کے لئے یہ چورنگی مرکز کا کام دیتی ہے۔ جب سے اس چورنگی کی بغل میں مسجد باب الرحمت اور دفتر ختم نبوت کا قیام ہوا ہے۔ فرقہ واریت کے حوالہ سے کبھی یہاں کوئی تنازعہ کھڑا نہیں ہوا۔

یکم محرم الحرام یوم فاروق اعظمؓ کا جلوس اس چورنگی پر پہنچا تو راستہ میں پہلے سے شیعہ حضرات نے اپنی سبیلیں لگائی ہوئی تھیں۔ ان کے وہاں کیمپ بھی موجود تھے۔ چورنگی پر نعرہ بازی ہوئی۔ فریقین نے ایک دوسرے کو ترچھی نظروں سے دیکھا۔ لیکن اتنے میں ریلی آگے بڑھ گئی۔ سبیلوں و کیمپوں پر شیعہ حضرات کا موجود ہونا، ان کی سرگرمیوں کو نہ روکنا اور نہ ہی جلوس کا روٹ تبدیل کرنا، فریقین کو اجازت دے دینا لگتا ہے کہ نادیدہ قوتیں فریقین کے کندھوں کو تھپتھپا رہی تھیں۔

تبت سینٹر جا کر اہل سنت والجماعت کا جلوس اختتام پذیر ہوا۔ قیادت و کارکن مختلف جہتوں سے چل دیئے۔ کچھ شرکاء کی واپسی اسی راستہ سے ہوئی۔ کسی سبیل پر شرکاء جلوس کے پسماندگان اور سبیل پر متعین شیعہ کارکنوں کی تو تکار، منہ ماری کے دوران کسی نے فائرنگ کر دی۔ جس کے نتیجہ میں دو شیعہ کارکن موقع پر جان کی بازی ہار گئے۔ بھگدڑ واقع ہوئی۔ جلوس کے بعض پسماندگان نے مسجد باب الرحمت کا رخ کیا۔ خود تو آئے اور ہمارے لئے مفت کی آفت ہمراہ لائے۔ ’’ہم تو ڈوبے ہیں صنم تجھے بھی لے ڈوبیں گے‘‘ کا مصداق۔ عصر کا وقت تھا۔ مسجد باب الرحمت میں حضرت لدھیانویؒ کے زمانہ سے اتوار کے روز عصر کے بعد مجلس ذکر ہوتی ہے۔ مولانا سعید احمد جلالپوریؒ کے زمانہ سے بھی یہ معمول جاری رہا۔ آج کل حضرت مولانا محمد اعجاز صاحب امیر عالمی مجلس کراچی، مجلس ذکر کے معمولات کو پورا کراتے ہیں۔ عصر کی نماز کھڑی تھی۔ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منتظمین، مسجد کے نمازیوں اور مجلس ذکر کے شرکاء کو قطعاً علم نہ تھا کہ باہر کون آیا، کون گیا۔ پارکنگ میں کون آئے تھے، کون گئے تھے۔ اب باہر کیا ہوا ہے؟ نماز کے دوران شرکاء جلوس کے پسماندگان کا دگڑ دگڑ کرتے ہوئے مسجد میں آنا۔ اس سے دفتر کے ساتھیوں اور نمازیوں کو خیال ہوا کہ باہر کچھ ہوا ہے۔ کیا ہوا ہے؟ قطعاً علم نہ ہو سکا۔

سلام پھیرتے ہی مسجد کے دروازے پیٹے گئے۔ معلوم ہوا کہ نماز کے دوران وضو خانہ کا جو دروازہ ہمیشہ کھلا ہوتا ہے وہ بھی کسی نے اندر سے بند کر دیا ہے۔ اسے کھولا گیا تو رینجرز کے اہلکار پندرہ بیس (یا کم و بیش) اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے آتے ہی دفتر کے ساتھیوں، نمازیوں اور ذاکرین کو علیحدہ ایک سائیڈ پر کر دیا اور آؤٹ سائیڈ سے آنے والے حضرات کو علیحدہ ایک سائیڈ پر بٹھا دیا۔ بعض موجود حضرات کا کہنا ہے۔ نو وارد یعنی جلوس کے پسماندگان میں سے بعض کو مارا گیا۔ تشدد ہوا، ہاتھ اور آنکھیں باندھی گئیں۔ ان سے اسلحہ برآمد کیا۔ (جتنے منہ اتنی باتیں۔ صحیح صورتحال اللہ تعالیٰ جانتے ہیں) اتنے میں مسجد کے باہر شیعہ حضرات نے گھیراؤ کر لیا۔ سڑک والی دیوار توڑی گئی۔ مسجد کا گھیراؤ کیا گیا۔ پتھراؤ ہوا۔ شیشے ٹوٹے۔ دروازے، کھڑکیوں کو توڑنے کی کوشش کی گئی۔ نقصان پہنچایا گیا۔ ان کا مطالبہ تھا کہ ہمارے قاتل اندر ہیں۔ ان کو ہمارے سپرد کرو۔ خدا نہ کرے اگر وہ اندر داخل ہو جاتے تو اتنا نقصان ہوتا کہ اس کے تصور سے بھی روح کانپتی ہے۔

آج ملتان دفتر ختم نبوت میں نماز کے دوران فقیر اتفاق سے موبائل بند کرنا بھول گیا۔ مغرب کی نماز میں موبائل سے کال آئی۔ فقیر نے کاٹ دی۔ دوسری، تیسری، فقیر کاٹتا رہا۔ بڑی بے چینی سے نماز پڑھی گئی۔ سلام پھیرتے ہی دیکھا تو مولانا محمد اعجاز کا فون تھا۔ مسجد کے ہال سے باہر صحن میں آیا تو ان سے رابطہ ہوا۔ انہوں نے صورتحال بتائی۔ فقیر نے قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو فون کیا۔ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی، حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب، حضرت قاضی حسین احمد صاحب، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کو فون کر کے صورتحال بتائی۔ اب فون بند کیا تو جوابات ملنے شروع ہو گئے۔ مولانا ثانی نے بتایا کہ مولانا عبدالغفور حیدری سے بات ہوگئی ہے وہ ایئرپورٹ کراچی سے شہر آرہے ہیں۔ ان کی آئی.جی سندھ، ڈی.آئی.جی کراچی، ایڈیشنل آئی.جی سندھ سے بات ہوگئی ہے۔ انہوں نے صورتحال کو سنبھالنے کا عندیہ دیا ہے اور یہ کہ آئی.جی صاحب دفتر ختم نبوت کراچی کے باہر پہنچ گئے ہیں۔

اتنے میں یکے بعد دیگرے حضرت مولانا فضل الرحمٰن کے تین فون آئے۔ آپ مسلسل ملتان، فقیر سے، خانقاہ شریف، کراچی بنوری ٹاؤن سب حضرات

سے رابطہ میں رہے۔ سب سے پہلے آپ نے گورنر سندھ کو فون کیا۔ آپ کے فون کے چند منٹ بعد پولیس ورینجرز نے شیلنگ کر کے مظاہرین کو دوڑانا شروع کر دیا۔ جلوس کے پسماندگان کو علیحدہ گاڑیوں میں تھانہ روانہ کیا گیا۔ دفتر کے ساتھیوں، نمازیوں، مجلس ذکر کے شرکاء اور دفتر کے فیملی کوارٹرز میں رہائش پذیر اہل خانہ کو ایک ساتھ دوسری گاڑی میں روانہ کیا گیا۔

حضرت مولانا امداداللہ مدرس جامعۃ العلوم الاسلامیہ، حضرت قاری محمد اقبال، سید حماداللہ شاہ رہنمائے جمعیت علماء اسلام، مولانا قاضی احسان احمد، رانا محمد انور، محترم جناب منظور احمد میو برابر صورتحال سے باخبر تھے۔ انتظامیہ سے رابطہ، باہر کے حضرات کو اطلاعات دیتے رہے۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن، حضرت مولانا عبدالغفور حیدری کی بروقت کرم فرمائی وسرپرستی سے پیش آمدہ ناگہانی مصیبت سے بال بال اللہ رب العزت نے بچالیا کہ کوئی جانی نقصان نہ ہوا۔ اتنے میں حضرت قاضی حسین احمد کا فون آ گیا کہ جناب ساجد نقوی تو ملک سے باہر ہیں۔ البتہ جناب وزارت حسین نقوی سے بات ہوگئی ہے۔ وہ اس پر سخت رنجیدہ خاطر ہیں کہ ختم نبوت کا پلیٹ فارم تو مشترکہ ہے۔ اسے کیوں نشانہ بنایا گیا۔ انہوں نے اپنی کراچی کی قیادت سے بات کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

محترم وزارت حسین نقوی بھکر کے ہیں۔ جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی نے بھی ان سے رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ کراچی بات کر رہا ہوں۔ اطمینان رکھیں۔ دفتر ختم نبوت کی نگہداشت کے لئے دل وجان سے کوشاں ہوں۔ آٹھ بجے کے قریب دفتر کے ساتھی، نمازی وشرکاء مجلس ذکر کو دوسری سائیڈ سے تھانہ لے جایا گیا۔ دفتر کا ہال، دفتر کا کمرہ فیملی کوارٹرز کو تالے لگا کر ساتھی دفتر سے رخصت ہوئے۔ اس وقت دفتر میں رینجرز والے تھے۔

حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو تازہ صورتحال سے آگاہ کیا گیا تو آپ نے صوبہ سندھ کی قیادت سے بات کی کہ ناگہانی باہر سے آنے والے اور دفتر میں موجود، نمازی وذاکرین دونوں کی پوزیشن جداجدا ہے۔ جن جن حضرات پر آپ کو شبہ ہو ہم قطعاً ان کی سفارش نہیں کرتے۔ چاہے وہ ہمارے نمازی ساتھی یا دفتر کا عملہ بھی کیوں نہ ہو۔ لیکن اگر یہ بے گناہ ہیں تو اندھے کی لٹھ مشکوک وبے گناہ سب کو برابر نہ رکھیں۔ اللہ رب العزت کا کرم ہے کہ جن جن سول، یا رینجرز، پولیس یا صوبائی انتظامیہ کے آفیسران سے جس کی بات ہوئی۔ سب آفیسران نے یہ کہا کہ دفتر، اس کا عملہ، نمازی وذاکرین بے قصور ہیں۔ ان کو ہم نے گرفتار نہیں کیا۔ صرف حفاظتی نقطۂ نظر سے حصار میں لیا ہے۔ قصہ کوتاہ کہ رات بارہ بجے تمام ہمارے ساتھیوں کو رہا کر دیا گیا۔

لیکن یہ صدمہ کبھی نہ بھولے گا کہ ہمارے اہل خانہ، معصوم دودھ پینے والے بچوں، نمازیوں اور دفتر کے عملہ کو جب آزاد کیا جارہا تھا تو باہر سے ایک صاحب نے پولیس افسران سے واویلا کیا کہ یا تو دوسروں کو بھی رہا کرو۔ ورنہ ان کو بھی رہا نہ کرو۔ ان کے نزدیک گھر میں بیٹھے ہوئے غیر متعلقہ حضرات اور اس شوروشر سے جان بچا کر گھس آنے والے دونوں کو ایک ترازو میں تولنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن ان کا کیا شکوہ کرنا ہے:

این خانہ ہمہ آفتاب است

اللہ تعالیٰ نے ہماری اس بلائے ناگہانی سے جان چھڑادی۔ رات ساڑھے بارہ بجے کے بعد کہیں جا کر سکھ کا سانس لینا نصیب ہوا۔ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر دامت برکاتہم تو ایک ایک سیکنڈ تمام کاروائی کی سرپرستی فرما رہے تھے۔ حضرت امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم سے بھی مسلسل رابطہ رہا۔ آپ بھی برابر دعاؤں سے ہماری سرپرستی فرما رہے تھے۔

۲محرم الحرام، ۲۸ر نومبر ۲۰۱۱ء

جمعیت علماء اسلام کراچی کے رہنما حضرت مولانا قاری محمد عثمان، جامعۃ العلوم الاسلامیہ کے حضرت مولانا امداداللہ، حضرت مولانا حافظ عبدالقیوم نعمانی، مولانا محمد اعجاز، مولانا قاضی احسان احمد، قاری محمد اقبال، راؤ منظور احمد ایڈووکیٹ، جناب رانا محمد انور، جامعۃ العلوم الاسلامیہ میں جمع ہوئے۔ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر دامت برکاتہم کے صاحبزادہ حضرت مولانا محمد سعید اور دیگر حضرات بھی شریک مشاورت ہوئے۔ طے ہوا کہ:

ا..... انتظامیہ سے ملاقاتیں کر کے صحیح صورتحال سے انہیں باخبر کیا جائے۔

۲...... دفتر ختم نبوت پر رینجرز کا قبضہ ہے۔ وہاں پر جا کر اپنے دفتری معمولات کو شروع کیا جائے۔

۳...... گورنر، وزیر اعلیٰ، آئی۔جی، ایڈیشنل آئی۔جی، ڈی آئی۔جی، کمشنر، وزیر داخلہ، ہوم سیکرٹری اور دیگر حضرات سے ملاقات کا وقت لیا جائے۔

۴...... کراچی کی شیعہ قیادت کو بھی صحیح صورتحال سے باخبر کیا جائے۔

۵...... چنانچہ ان متذکرہ حضرات سے ملاقات کے لئے محضر نامہ تیار کیا گیا۔

کمشنر صاحب سے اسی دن پہلے وقت ملاقات ہوگئی۔ کمشنر صاحب نے وفد کے مطالبات کو ہمدردی سے سنا اور تمام مطالبات کو تسلیم کرنے کا وعدہ کیا۔ نیز انہوں نے کہا کہ ضلعی، ڈویژنل، وپراونشل ہر میٹنگ میں یہی دھرایا گیا کہ اس وقوعہ سے ذرہ برابر مجلس تحفظ ختم نبوت، مسجد اور نمازیوں کا قطعاً تعلق نہیں ہے۔ اندر داخل ہونے والے یا باہر گھیراؤ کرنے والے دوسرے لوگ تھے۔ مجلس کا اس میں قطعاً دخل نہیں۔ کمشنر صاحب نے فرمایا کہ شام کو آپ دفتر میں جائیں۔ دفتر کا تمام نظم سنبھال لیں۔ اس وقت مقتولین کا جنازہ اس چورنگی پر ہو رہا ہے۔ سخت دباؤ ہے۔ اس سے ہم فارغ ہوں تو دفتر آپ کے سپرد ہو جائے گا۔ شام کو محترم قاری محمد اقبال صاحب، راؤ منظور احمد ایڈووکیٹ، جناب سید انوار الحسن شاہ صاحب دفتر گئے۔ تو رینجرز کا لشکر دفتر میں براجمان۔ دفتر کے تالے کاٹے ہوئے۔ فیملی کوارٹرز کے تالے کاٹے ہوئے۔ سیف ٹوٹے ہوئے۔ ہر گھر سے زیورات ونقدی، دفتر سے سیف توڑ کر جو طوفان نگہبانوں نے قائم کیا ہوا تھا۔ الامان۔ غرض جو محافظ تھے انہوں نے جو حشر کیا وہ بہت ہی افسوسناک تھا۔ اب تازہ صورتحال، مطالبات اور نقصانات کی تفصیل مرتب کی گئی۔ ان میں سے آئی جی صاحب کو جو محضر نامہ پیش کیا گیا۔ اس میں تمام تفصیلات موجود ہیں۔ اس کی نقل پیش خدمت ہے۔

گرامی قدر محترم جناب آئی جی سندھ پولیس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

معروض آنکہ علماء کرام کا یہ نمائندہ وفد جو آج مورخہ ۲۸؍نومبر ۲۰۱۱ء بروز پیر آپ سے ملاقات کر رہا ہے۔ اس ملاقات کا پس منظر گزشتہ روز دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت متصل جامع مسجد باب الرحمت واقع پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ پر رونما ہونے والا دلسوز، رقت آمیز اور انتہائی دردناک واقعہ ہے جس کی تفصیلات سے آنجناب بخوبی واقف ہو چکے ہیں، تاہم وفد کا آپ کی خدمت میں پیش ہونا ایک تو اس غرض سے ہے کہ ہم یعنی علماء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آپ کے سامنے اپنی پوزیشن اور جماعتی اصول اور ترتیب کو واضح کریں اور آنجناب کے توسط سے اپنے جائز حقوق اور مطالبات پورے کئے جانے کی بھرپور درخواست کریں۔

گزارش یہ ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کا وہ نمائندہ اجتماعی، اتفاقی اور غیر متنازعہ پلیٹ فارم ہے جو ایک عرصہ سے امت مسلمہ کے ایمان کی حفاظت، عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی کا فریضہ انتہائی ذمہ داری کے ساتھ پورا کر رہا ہے، عرض یہ ہے کہ یہ پلیٹ فارم کسی ایک مسلک یا گروہ کی ترجمانی نہیں بلکہ ملت اسلامیہ اور اسلامیان پاکستان کی تحفظ ناموس رسالت سے متعلق رہنمائی کرتا ہے، جب سے فتنہ قادیانیت نے سر اٹھایا امت کے جید ترین اسکالر میدان میں آئے اور عوام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا کیس سمجھایا۔ اس کے لیے مولانا انور شاہ کشمیری ہوں یا مولانا ثناء اللہ امرتسری، شیعہ رہنما علی الحائری ہوں، یا مولانا احمد رضا خان بریلوی ہوں یا پیر مہر علی شاہ گولڑوی ان تمام اکابرین نے ختم نبوت کے تحفظ کی صدا کو آسمان کی بلندیوں تک پہنچایا۔

اس سے آگے چلیں ۱۹۵۳ء/۷۴ء کی تحریک ہائے ختم نبوت میں بھی آپ کو تمام مکاتب فکر ایک جان نظر آئیں گے۔ سید اظہر حسن زیدی، مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری، بریلوی مکتبہ فکر کے مولانا سید محمد احمد قادری، شیعہ مکتبہ فکر کے مظفر علی شمسی، علی غضنفر کراروی، مولانا عبداللہ روپڑی، مولانا علامہ احسان الٰہی ظہیر، مفتی جعفر حسین، سید محمد دہلوی اور مولانا شاہ احمد نورانی، آغا مرتضیٰ حسن پویا، پروفیسر غفور احمد، دیگر جماعتوں کے رہنماؤں پر نظر ڈالتے جائیں اور ان کی اسی پلیٹ فارم پر زیارت کرتے چلے جائیں، آج بھی جبکہ ہم اور آپ ۲۰۱۱ء سے گزر رہے ہیں، مولانا فضل الرحمن، سید منور حسن، مولانا سمیع الحق، علامہ ساجد میر، علامہ ضیاء اللہ شاہ

بخاری، ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، علامہ محمد انس نورانی، علامہ ساجد علی نقوی، ہدایت حسن نجفی اور دیگر امت کے زعما اسی پلیٹ فارم پر جمع ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ ایسے نمائندہ پلیٹ فارم کو اس طرح نقصان کیوں پہنچایا گیا، واضح رہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا کسی قسم کی ریلی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

محمد اعجاز مصطفیٰ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

قاری محمد عثمان
امیر جمعیت علماء اسلام کراچی

دفتر اور گھروں میں نقصانات کا تخمینہ

قاضی احسان احمد صاحب کے گھر سے

۱......گھر کی الماریاں اور دروازوں کو بری طرح توڑا گیا ۲......گولڈن گھڑی، پرفیوم وغیرہ۔
۳......طلائی زیورات وزن تقریباً، 11 تولہ سونا۔ ۴......خشک میوہ جات جو ہاتھ لگ گیا۔

انور رانا صاحب کے گھر سے

۱......شہداء کے ورثا کے لیے امانتیں۔ اور ہفت روزہ رسید بک کے ایک لاکھ اکہتر ہزار روپے۔(1,71000/=)
۲......ایک عدد سٹیزن گھڑی لیڈیز، ایک عدد سٹیزن گھڑی جینٹس، ۳......چاندی کی انگوٹھی ایک عدد۔

سید انوار الحسن صاحب کے

۱......30 بور پستول لائسنس یافتہ۔ ۲......نقد رقم، دو لاکھ بیس ہزار روپے(2,20000)
۳......موبائل فون نوکیا ڈبل سم C-2 اور کاغذات۔

کمال شاہ صاحب کے

۱......تیس ہزار روپے کیش(30,000) ۲......چھ جوڑے کپڑے۔ ۳......موبائل چارجر

مولانا اعجاز صاحب کے

ایک عدد لیپ ٹاپ core i5

اللہ وارث صاحب کے

۱......زیورات(2 تولہ سونا) ۲......نقدی پندرہ ہزار روپے(15000) ۳......موبائل فون

مولانا توصیف احمد صاحب کے

۱......نیو ہینڈ بیگ ۲......ایروسافٹ کے جوتے ۳......شہد کی بوتل ۴......موبائل چارجر

۳؍محرم ۲۹؍نومبر ۲۰۱۱ء

آج مختلف افسران سے ملاقاتیں رہیں۔ دفتر کھل گیا۔ نقصانات کا جائزہ لینے کے لئے ایس ایس پی، ڈی آئی جی، رینجر آفیسران آئے۔ انہوں نے پورے دفتر کا جائزہ لیا۔ آج تمام رینجر پولیس دفتر سے باہر چلی گئیں۔ مین گیٹ پر موبائل کھڑی کی گئیں یا چھت پر چند اہل کار موجود رہے۔ ایف آئی آر درج کرانے کے لئے افسران سے ملاقاتیں ہوئیں۔ وہ ایف آئی آر کا رجسٹر لے کر دفتر آئے۔ جب ہماری طرف سے اس نقصان کی تمام تر ذمہ داری رینجرز اور پولیس

پر ڈالی گئی تو وہ منقار زیر پر ہوئے۔ ایف آئی آر میں انہوں نے پوری پولیس مہارت سے کام لیا۔ اللہ رب العزت ترس فرمائیں۔ آج کے روز طے ہوا کہ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب جاکر اسلام آباد حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب کو ملیں جو آپ نے تعاون فرمایا اس پر شکریہ ادا کریں۔ مزید پوری صورت حال سے آپ کو باخبر کیا جائے۔ چنانچہ آج شام صاحبزادہ صاحب کی حضرت مولانا فضل الرحمان مدظلہ سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے صوبائی حکومت سے مذاکرات کی تفصیلات سے محترم صاحبزادہ صاحب کو آگاہ فرمایا۔ نیز فرمایا کہ میں پہلی فرصت میں جاکر کراچی دفتر پریس کانفرنس کروں گا اور معاملہ کو آبرومندانہ طور پر حل کریں گے۔ آج رات گئے فقیر نے ملتان سے کراچی کا سفر کیا۔

۴رمحرم ۳۰رنومبر ۲۰۱۱ء

آج صبح مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب بھی اسلام آباد سے کراچی تشریف لائے۔ محترم رانا محمد انور اور فقیر راقم نے آپ کو ائیر پورٹ سے لیا۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ گئے۔ مخدوم محترم حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، حضرت مولانا امداداللہ صاحب، راؤ منظور احمد ایڈووکیٹ، حضرت قاری محمد اقبال، مولانا محمد سعید بھی تشریف لائے۔ ایف آئی آر میں پولیس کے دجل کا کیا حل ہو۔ ایس ایچ او، ڈی ایس پی صاحب بھی تشریف لائے۔ عصر تک مشاورت جاری رہی۔ آج طے ہوا کہ کل دفتر میں اپنے مسلک کے تمام اہم دینی مدارس کے نمائندگان کا اجلاس طلب کیا جائے۔ گیارہ بجے سے ڈیڑھ بجے تک اجلاس ہو۔ تین بجے پریس کانفرنس رکھی جائے۔ عصر کے بعد دفتر حاضری ہوئی۔ عشاء تک قیام رہا۔ شہری قیادت تشریف لاتی رہی۔ ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ محترم صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نے جامعہ اسلامیہ کلفٹن حضرت مفتی ابوہریرہ کے ہاں اور فقیر نے جامع مسجد خاتم النبیین جامعہ یوسفیہ میں حضرت مولانا محمد طیب لدھیانوی کے ہاں جاکر قیام کرنا تھا۔ جو پہلے سے طے تھا۔ چنانچہ ایسے ہوا۔

۵رمحرم، یکم دسمبر ۲۰۱۱ء

حضرت مولانا محمد طیب لدھیانوی، حضرت مولانا حبیب الرحمان لدھیانوی کی سرپرستی میں فقیر دفتر حاضر ہوا تو حضرت مولانا قاری محمد عثمان، حضرت مولانا امداداللہ، حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، رانا محمد انور، مولانا عبیداللہ خالد جامعہ فاروقیہ، مولانا محمد اعجاز، حضرت مولانا صاحبزادہ محمد سعید تشریف لاچکے تھے۔

معلوم ہوا کہ وزیر داخلہ سندھ نے ملاقات کے لئے ساڑھے گیارہ بجے دن بلایا ہے۔ چنانچہ متذکرہ حضرات ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔

مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی اور فقیر راقم علماء میٹنگ میں شریک ہوئے۔ ہرچند کہ گزشتہ روز عشاء کے قریب صرف فون پر اطلاع کی گئی تھی۔ کوئی دعوت وایجنڈا نہ بھجوایا جاسکا۔ لیکن تمام اہم دینی مدارس کے نمائندگان اجلاس میں شریک ہوئے۔ اس سے بہت ہی حوصلہ ہوا۔ طے ہوا کہ ۱۰رمحرم کے بعد بڑا، بھرپور تمام مکاتب فکر کا نمائندہ اجلاس بلایا جائے۔ اتنے میں وزیر داخلہ سے ملاقات کے لئے جانے والا وفد بھی تشریف لے آیا۔ انہوں نے بھی مثبت ملاقات کے نتائج سے باخبر کیا۔ ظہر کی نماز تک اجلاس جاری رہا۔

ظہر کے بعد رینجرز و پولیس کی ہائی کمان ملاقات کے لئے دفتر آئی۔ ان کا اصرار تھا کہ پریس کانفرنس ملتوی کی جائے۔ حالات میں تلخی ہے۔ امن کا تقاضا ہے۔ ہمارے حضرات نے ان پر واضح کیا کہ اطمینان رکھیں۔ پریس کانفرنس تو کسی قیمت پر ملتوی نہ ہوگی۔ ہم اعلان سے قبل تو بار بار سوچتے ہیں کہ یہ اعلان کریں یا نہ کریں۔ لیکن جب اعلان ہو جائے تو ملتوی کرنا وہ کوئی اور ہوگا۔ ہم سے اس کی توقع نہ رکھیں۔ پریس کانفرنس ہوئی۔ اس کا متن یہ ہے۔

پریس کانفرنس کا متن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد، جمعیت علماء اسلام کراچی کے امیر قاری محمد عثمان، مولانا عبدالکریم عابد، مولانا اقبال اللہ، قاری محمد اقبال۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی کا فریضہ ادا کرتے ہوئے دنیا بھر میں فتنۂ قادیانیت کے خلاف برسر پیکار ہے۔ پاکستان میں تمام مکاتب فکر کی تائید وحمایت سے نہ صرف ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو تمام مکاتب فکر کے زعماء نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا بلکہ آج تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تمام مکاتب فکر کی تائید سے اس عظیم مشن کی تکمیل کے لئے میدان عمل میں ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا فرقہ واریت سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے ہر دور اور ہمیشہ فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے اسی جذبہ سے جدوجہد کی ہے، جس جذبہٴ سے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی تحریک چلائی جارہی ہے۔

یکم محرم کو کراچی میں ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت فرقہ واریت کی آگ بھڑکانے کے لئے باب رحمت مسجد پر شرپسندوں اور ملک دشمن عناصر نے حملہ کرکے نہ صرف مسجد کے تقدس کو پامال کیا بلکہ تمام دفتری عملہ اور اتوار کے روز کی حسب معمول مجلس ذکر کے درجنوں لوگوں دفتر میں موجود فیملی گھروں کو محصور کررکھا جس سے بہت بڑے خون خرابے کا اندیشہ تھا کہ فوری طور پر رینجرز اور پولیس کی بھاری نفری نے حالات پر قابو پانے کے لئے اقدامات کئے، جس کے بعد رات ۸ بجے سے پوری مسجد اور دفتر ختم نبوت کا کنٹرول رینجرز اور پولیس نے سنبھال کر ختم نبوت کے پورے دفتری عملہ کو بشمول فیملی وخواتین اور بچوں کے درخشاں تھانہ لے جاکر بند کردیا، بعدازاں مذاکرات کے بعد چونکہ مجلس ختم نبوت کا ایسے کسی بھی واقعہ سے تعلق نہیں تھا پورے عملہ فیملی اور مجلس ذکر کے شرکاء کو رہا کردیا گیا۔ لہٰذا آج اس سانحہ سے پیدا شدہ صورت حال پر غور کے لئے کراچی کے اکابر علماء کرام کا ایک نمائندہ اجلاس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر صاحبزادہ عزیز احمد کی صدارت میں منعقد ہوا۔

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ جمعہ ۲ دسمبر کو کراچی بھر میں سانحہ نمائش کے خلاف یوم احتجاج منایا جائے گا۔ ائمہ مساجد اور خطباء نماز جمعہ کے اجتماعات میں مسجد باب الرحمت کے تقدس کی پامالی اور جلاؤ گھیراؤ کی مذمتی قراردادیں منظور کرائیں گے۔

اجلاس میں اس سانحہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے عوام سے پرامن رہنے کی اپیل کی۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ سانحہ نمائش کی عدالتی تحقیقات کرواکر ذمہ داروں کو قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ آئندہ ملک اور اسلام دشمن عناصر شہر کے امن کو تباہ کرنے کی ناپاک سازش نہ کرسکیں۔ اجلاس میں مسجد کے تقدس کو پامال کرنے، جلاؤ گھیراؤ کی شدید مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ دفتر ختم نبوت میں کئے گئے نقصانات کا ازالہ کرتے ہوئے درج ذیل مطالبات کو فوری منظور کیا جائے۔ ورنہ تمام مکاتب فکر کا اجلاس طلب کرکے آئندہ کا لائحہ عمل ہماری مجبوری ہوگی۔

مطالبات

۱...... اس سانحہ کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کرکے شرپسند عناصر کو بے نقاب کیا جائے اور ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

۲...... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت واقع پرانی نمائش کے احاطے کے اردگرد مضبوط اونچی دیوار لگا کردی جائے۔

۳...... بوقت سانحہ دفتر میں موجود عملہ اور محفل ذکر میں شریک احباب کے مالی نقصان کی فی الفور تلافی کی جائے۔

۴...... مستقل بنیادوں پر ہمہ وقتی مکمل سیکورٹی کا انتظام خصوصاً محرم اور ربیع الاول کی کسی بھی ریلی جلسہ یا جلوس کی صورت میں کیا جائے۔

۵...... دفتر ختم نبوت کے عملہ اور مجلس ذکر میں موجود افراد سے رینجرز نے موبائل فون لے لیے تھے وہ تمام واپس کروائے جائیں۔

۶...... دفتر کی پارکنگ میں موجود جن چار گاڑیوں اور ۴۲ موٹر سائیکلوں کو جلایا گیا، ان کا معاوضہ ادا کیا جائے۔

۷...... ۲۷ نومبر ۲۰۱۱ء یکم محرم ۱۴۳۳ھ کو انتظامیہ نے عملہ کو دفتر ختم نبوت سے بے دخل کیا، اور مسجد سمیت پورے دفتر اور فیملی گھروں کو اپنے کنٹرول میں لے لیا اور اس کے بعد دفتر ختم نبوت کے مرکزی ہال کے دروازے کا تالہ توڑا اور اندر کے دروازوں، گھروں کے دروازوں اور گھر میں موجود الماریاں اور بکسے وغیرہ توڑ کر ان میں سے نقدی، لیپ ٹاپ، قیمتی اشیاء، زیورات اٹھالیے گئے، تمام نقصانات کا تدارک کیا جائے۔

۸...... ۲ردسمبر جمعہ کو خطباء میں اس شرپسندی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں گے اور فرقہ واریت سے شہر کو بچانے کی اہمیت پر خطاب کیا جائے گا۔

پریس کانفرنس سے کچھ وقت پہلے شیعہ قیادت کا فون آیا کہ ہم اس واقعہ پر اظہار ہمدردی کے لئے دفتر آنا چاہتے ہیں۔ ہم اس سانحہ سے اظہار لاتعلقی کرتے ہیں۔ گھیراؤ کرنے والے شرپسند تھے۔ ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر ان حضرات کا اس ہمدردی پر شکریہ ادا کیا گیا۔

آج کے دن بعض اخبارات میں اہل سنت جماعت کی طرف سے اشتہار شائع ہوا کہ جینا ہوگا، مرنا ہوگا، دھرنا ہوگا، دھرنا ہوگا۔ ۲ردسمبر جمعہ کو اس پرانی نمائش چورنگی پر دھرنا کا اعلان تھا۔ پریس کانفرنس کے بعد جناب مولانا محمد رضوان، حافظ محمد عمران برادران تشریف لائے کہ ابھی شیعہ حضرات کے مقرر نے سٹیج پر اعلان کیا ہے۔ ہم نے خود سنا ہے کہ آدمی بھی ہمارے مرے ہیں۔ وہ قاتل ہیں۔ دھرنا بھی وہی دینا چاہتے ہیں۔ تو ہم تیار ہیں۔ اب دھمکیاں نہ دیں۔ کل پوری تیاری کرکے آئیں۔ ہم بھی وہاں ان کا انتظار کریں گے۔ صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا ہے۔ اب وہ ضرور آئیں۔ یہ دونوں بھائی بہت پریشان کہ ادھر دھرنے کا اعلان، ادھر تیار رہنے کا اعلان۔ کل کیا ہوگا۔ دفتر کی سیکورٹی کے لئے فکر کرنا چاہئے۔ فقیر نے مسکرا کر کہا کہ اطمینان رکھیں۔ کچھ نہیں ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ وہ کیسے؟ فقیر نے عرض کیا کہ رات کسی ایک آفیسر کا فون آئے گا۔ ادھر دھرنا ملتوی ہوجائے گا۔ نہ نومن تیل ہوگا۔ نہ رادھا ناچے گی۔ چنانچہ اگلے دن یہی ہوا کہ دھرنا ملتوی ہوگیا۔ جو عزیز محض دین کے حوالہ سے آئے اور گرفتار ہوئے، بے قصور ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو رہائی نصیب فرمائے۔ جو قصوروار ہیں، حکومت کا فرض بنتا ہے کہ انہیں قانون کے سپرد کریں، کسی پر زیادتی نہ ہونی چاہئے۔

یکم ردسمبر شام تک جن حضرات کی وجہ سے ہم ابتلاء کی اس بھٹی سے گزرے ان کی طرف سے رسمی ہمدردی کے دو بول بھی نہیں سنے۔ جیتے رہو شیر دل بہادر! ایسے کیا کرتے ہیں۔ ۲ردسمبر کی صبح ایک دوست کا فون آیا۔ اس پر فقیر نے یہ شکوہ نوٹ کرایا۔ اس کے بعد کسی کا ہمارے کسی بزرگ کو فون آئے تو وہ بعد از مرگ واویلا والی بات ہوگی۔ وہ اور ہوں گے جن کو تم سے امید وفا ہوگی۔

فقیر ۲رمحرم الحرام کو واپس آگیا۔ صاحبزادہ صاحب بھی واپس تشریف لے گئے۔ ۷رمحرم کو گورنر سندھ نے ملاقات کے لئے بلایا۔ رفقاء گئے۔ انہوں نے وعدے فرمائے۔ کمشنر صاحب نقصانات کے تخمینہ کی تعیین کے لئے تشریف لائے۔ آگے جو اللہ رب العزت کو منظور ہوگا۔ اس تحریر کے وقت آج ۸رمحرم الحرام ہے۔ ۹، ۱۰رمحرم درمیان میں باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ پورے ملک سمیت کراچی کو فرقہ واریت کی لعنت سے محفوظ فرمائیں۔

پیشگی دل میں جو خدشہ ہے عرض کئے دیتا ہوں کہ وفاقی وزیر داخلہ جناب رحمان ملک جہاں تخریب کاری ہو فوراً کالعدم لشکر جھنگوی یا کالعدم سپاہ صحابہ پر الزام دھر دیتے ہیں۔ لیکن اس واقعہ کو انہوں نے غیر ملکی سازش قرار دیا ہے۔ اس تبدیلی کی وجہ یہ سمجھ میں آتی ہے کہ نادیدہ قوتوں نے اب پھر دونوں پہلوانوں کو میدان میں اترنے کا گرین سگنل دے دیا ہے۔ خاکم بدہن۔ اللہ تعالیٰ فرقہ واریت کے عفریت سے ہمارے ملک کی حفاظت فرمائیں۔

لیجئے! یہاں تک ۹رمحرم کو پروف پڑھ چکا تھا تو جھنگ سے ایک افسوسناک اطلاع ملی۔ ایران کا امریکی ڈرون کو گرادینا، برطانیہ و ایران کا ایک دوسرے کے سفیروں کو باہر نکال کرنا۔ سعودیہ کے حضرات کا مختلف لوگوں کو بلاکر میٹنگز کرنا وغیرہ۔ کڑیوں کو ملایا جائے۔ بلوچستان کی صورتحال کو سامنے رکھا جائے۔ پاکستان میں میموسیکنڈل سے توجہ ہٹانے کے لئے نیا ایشو درکار ہے۔ غرض اندرون وبیرون کے حالات غمازی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس ملک عزیز کو نئی آفت سے بچادیں۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز!

قارئین کرام! آپ کا ہمارا دین کا رشتہ ہے۔ ساری زندگی بزرگوں سے یہی پڑھا ہے کہ جسے حق سمجھا علی الاعلان علی رغم الانف الاعداء! برملا کہا اور اب بھی عرض کرتا ہوں کہ گولی، اور گالی مسئلہ کا حل نہیں۔ ٹھنڈے دل سے مسائل کا حل تلاش کیا جانا چاہئے۔ اسی میں ملک وملت کی خیر خواہی مضمر ہے۔ اوّل وآخر، دوست ودشمن، اپنے پرائے، سب سے یہی درخواست ہے۔ سمجھ آجائے تو شکریہ! نا سمجھ آئے تو دیوار پر ماردی جائے۔ ہم رہیں نہ رہیں اللہ تعالیٰ ملک عزیز کی حفاظت فرمائیں۔ آمین. بجاہ النبی الکریم!

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

شہرت اچھی چیز ہے یا بُری؟

مال ودولت ہو یا شہرت وعزت انسان طبعی طور پر ان کی طرف مائل ہوتا ہے، اس کی طبعی خواہش ہوتی ہے کہ میرے پاس خوب خوب مال ودولت ہو اور جگہ جگہ میری شہرت اور عزت ہو۔ یہ چیزیں اگر جائز طریقہ سے منجانب اللہ انسان کو مل جائیں تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں اور اگر ان چیزوں کے حقوق ادا کرے تو یہ چیزیں آخرت کے لئے نقصان دہ بھی نہیں ہوتیں۔

مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”آدمی کے شر کے لئے یہ بات کافی ہے کہ دین یا دنیا کے بارے میں اس کی جانب انگلیوں سے اشارہ کیا جائے ہاں مگر جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔“ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۴۵۵)

یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی۔

یہ روایت امام ترمذیؒ نے اپنی جامع ترمذی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے تعلیقاً روایت کی ہے جبکہ امام بیہقیؒ نے شعب الایمان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے، اسی طرح امام طبرانیؒ المعجم الکبیر اور المعجم الاوسط میں انہی دو صحابہ سے اس روایت کی تخریج کی ہے، معجم طبرانی میں سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے جو روایت ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں:

”آدمی کے گناہگار ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جا رہا ہو، عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! اگرچہ وہ شخص (خیر) بھلا ہی کیوں نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ خیر ہو تو بھی یہ شہرت اس کے لئے بُری چیز ہے۔ ہاں مگر جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے اور اگر وہ شخص بُرا ہے تو یہ شہرت تو بُری ہی ہے۔“

اس حدیث میں ایک اہم حقیقت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، جس سے اکثر لوگ ناواقف ہیں وہ یہ کہ شہرت بذات خود کوئی اچھی چیز نہیں، کیونکہ شہرت سے آدمی کو فائدہ کم پہنچتا ہے نقصان زیادہ ہوتا ہے، یہ نقصان دنیوی بھی ہوتا ہے اور دینی بھی۔ لہٰذا شہرت کی تمنا کرنا درست نہیں اور شہرت حاصل کرنے کے ذرائع اختیار کرنا تو اور زیادہ غلط ہے۔

مال ودولت ہو یا شہرت وعزت انسان طبعی طور پر ان کی طرف مائل ہوتا ہے، اس کی طبعی خواہش ہوتی ہے کہ میرے پاس خوب مال ودولت ہو اور جگہ جگہ میری شہرت اور عزت ہو۔ یہ چیزیں اگر جائز طریقہ سے منجانب اللہ انسان کو مل جائیں تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں اور اگر ان چیزوں کے حقوق ادا کرے تو یہ چیزیں آخرت کے لئے نقصان دہ بھی نہیں ہوتیں۔

”فی الحدیث نعم المال الصالح للرجال الصالح“ لیکن مال اور شہرت میں بڑا فرق ہے، مال انسان کی بنیادی ضروریات میں شامل ہیں، بوڑھے والدین ہوں یا بیوی بچے اور خود انسان کی اپنی زندگی، ان سب کے حقوق مال کے بغیر ادا نہیں کئے جاسکتے، اس لئے مال کو قرآن میں جہاں فتنہ کہا گیا ہے: ”انما اموالکم واولادکم فتنة“ (التغابن) وہاں مال کو خیر بھی کہا گیا ہے: ”وانه لحب الخير لشديد“ (العادیات) اور اسے مال اللہ بھی کہا گیا ہے: ”واتوهم من مال الله الذی اتاكم“ (النور:۳۳) لہٰذا مال اگر صحیح طریقہ سے حاصل کیا جائے، اس کے حقوق ادا کرتے ہوئے صحیح طریقہ سے رکھا جائے، اور صحیح طریقہ اور شریعت کے احکام کے مطابق اسے خرچ کیا جائے تو وہ خیر ہے ورنہ شر۔

اس کے برخلاف شہرت انسان کی ضروریات یا حاجت میں شامل ہی نہیں، ایسا ہوسکتا ہے اور بکثرت مشاہدہ میں ہے کہ ایک شخص گمنامی کی زندگی گزارتا ہے، مگر اس کی دنیا بھی اچھی ہوتی ہے اور آخرت بھی۔ وہ دنیا میں بھی خوش وخرم اور صحت وعافیت سے رہتا ہے، ساتھ ساتھ چپکے چپکے جنت کی تیاری کرتا رہتا ہے اور اپنی آخرت بنا کر جنت کا راستہ اپنے لئے ہموار کرلیتا ہے، عام لوگ اسے پہچانتے بھی نہیں مگر اس کا شمار ”اولیاء اللہ“ میں ہوتا ہے۔

یہ حقیقت ایک اور حدیث میں اس طرح ارشاد فرمائی گئی ہے جو بڑی سبق آموز بھی ہے اور موثر بھی:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اولیاء میں سب سے زیادہ قابل رشک میرے نزدیک وہ ولی ہے جس کی پشت ہلکی ہو (یعنی مال واسباب اس کا کم ہو) نماز میں اس کا خاص حصہ ہو، وہ اخلاص کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کرتا رہا اور تنہائی میں (بھی) اپنے رب کی اطاعت کرتا رہا، لوگوں میں وہ گمنام تھا، اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہیں کیا جاتا تھا، اس کا رزق کفاف تھا (یعنی آمدنی اور خرچ برابر ہوجاتا تھا) اس نے اسی پر صبر سے کام لیا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں سے چٹکی بجائی (یعنی انگلیوں سے آواز نکالی) اور فرمایا: اس کی موت بھی جلدی ہوگئی، رونے والیاں بھی کم تھیں اور اس کا مال میراث بھی کم تھا۔"

اس حدیث شریف میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حقیقت ارشاد فرمائی ہے کہ اگر آدمی مشہور نہ ہو، گمنام ہو، مگر ظاہر وباطن میں اپنے رب کی عبادت اور اطاعت کرتا رہے تو وہ قابل رشک اولیاء اللہ میں سے ہے۔

شہرت کی مختلف صورتیں:

۱:... پہلی صورت تو یہ ہے کہ آدمی کی شہرت ہی بُرائی کے کاموں میں ہو تو ایسی شہرت کے مذموم اور بدتر ہونے میں تو کوئی شبہ ہی نہیں ہے، مثلاً کوئی شخص ڈاکو، ظالم یا رشوت خور یا متعصب ہونے کی بنا پر مشہور ہو تو یہ صورت وہ ہے جسے حدیث شریف میں: "وان کان شر افشر" کے جملہ سے بیان کیا گیا ہے اور یہ وہ بات ہے جو اردو کے شاعر کے بقول: "ہوں گے اگر بدنام تو کیا نام نہ ہوگا" کے ہے۔

۲:... شہرت نیکی اور خیر کے کاموں میں ہو مگر خود اس شخص نے کبھی بھی شہرت حاصل کرنے کے لئے ذرائع اختیار نہ کئے ہوں بلکہ خاموشی سے اپنے کام میں لگا رہا بلکہ ہر اس کام اور ہر اس صورت سے حتی الامکان اجتناب کرتا رہا، جس کے نتیجہ میں شہرت حاصل ہوتی ہو لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے غیر اختیاری شہرت حاصل ہوگئی لیکن وہ شہرت کے مُضر اثرات سے خود کو بچاتا رہا تو یہ نہ صرف جائز ہے بلکہ محبوبیت عنداللہ اور محبوبیت عندالخلق کی علامت ہے،

> اعتدال کا راستہ چھوڑ دینے سے اگرچہ شہرت ہوجاتی ہے لوگ انگلیاں اٹھا اٹھا کر اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں، مگر یہ راستہ خیر اور سلامتی کا راستہ نہیں ہے۔ اس سے بچنا لازم ہے۔

جیسے اکابر اولیاء، اکابر علماء وفقہا، اکابر مجاہدین بلکہ دین ودنیا کے مختلف شعبوں میں اہم مہارت رکھنے والے حضرات کہ یہ شہرت سے طبعی طور پر متنفر رہے اور رہتے ہیں مگر ان کی خدمات کی وجہ سے غیر اختیاری طور پر اللہ تعالیٰ خلق خدا میں انہیں دینی یا دنیوی عزت کا مقام عطا کردیتے ہیں۔

قریب کے زمانہ میں دارالعلوم دیوبند کے بانی، نامور عالم اور مشہور محدث ومتکلم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی مثال ہمارے سامنے ہے ان کی سادگی علماء میں ضرب المثل ہے، شہرت والے تمام اسباب سے دور رہنے کی پختہ عادت کے باوجود آج بھی بڑے بڑے علماء ان کے نام کو قابلِ احترام گردانتے ہیں، شہرت کی یہ دوسری صورت خود حدیث شریف کے اندر ان الفاظ میں بیان کیا گئی ہے: "الا من عصمه الله"

۳:... شہرت کی تیسری صورت یہ ہے کہ وہ شہرت کا طلب گار نہ ہو، مگر اسے شہرت حاصل ہوجائے اور یہ شہرت اس کے لئے مضر ہوجائے، کیونکہ دینی یا دنیوی طور پر شہرت حاصل ہونے کے بعد تکبر، عُجب، ظلم، خود رائی کے امکانات بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں اور کشاں کشاں یہ آدمی... اگر احتیاط نہ کرے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کی حفاظت نہ فرمائیں... تکبر اور ان جیسی خرابیوں میں مبتلا ہوجاتا ہے اور بعض اوقات وہ حاسدین کے نرغہ میں آجاتا ہے، نیز شہرت کے بعد دنیوی طور پر اس کے لئے چلنا پھرنا، بلکہ اپنی ضروریات اور حاجاتِ زندگی کو پورا کرنا مشکل ہوجاتا ہے، لوگ اسے گھیرے رکھتے ہیں اور اس سے غیر معمولی توقعات وابستہ کرلیتے ہیں، جس سے اس کی ذاتی زندگی مشکلات کا شکار ہوجاتی ہے، بلکہ ایسے مشہور شخص کے لئے پانچ وقت مسجد میں نماز باجماعت کے لئے آنا جانا تک ایک مسئلہ بن جاتا ہے اور یہ اس شہرت کے ہاتھوں اپنی آزادی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، اسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ارشاد فرمایا: "وان کان خیر افشر" یعنی اگر آدمی اچھا ہو تو بھی یہ شہرت اس کے لئے بُری ہے۔

۴:... چوتھی صورت یہ ہے کہ آدمی اپنی ذاتی شہرت کے لئے خود ایسے ذرائع اختیار کرے کہ لوگ اس کی طرف مائل ہوں اور اس کا اکرام کریں تاکہ اس سے دنیوی مفادات حاصل ہوں، اس صورت کے بُرے ہونے میں کیا شبہ ہے؟ یہ سب کچھ ریا کاری، دکھاوا ہے اور دکھاوے اور ریا کاری کے گناہ کبیرہ ہونے میں کیا شبہ ہے؟

۵:... دینی شہرت کی ایک صورت وہ ہے جسے

آدمی لاشعوری طور پر اختیار کرتا ہے اور وہ یہ کہ وہ نارمل طریقہ سے دین ودنیا کا کام کرنے کے بجائے شرعی اور عقلی حد سے بڑھ کر ایسے کام کرے، جس سے اس کی شہرت لازمی طور پر ہوتی ہو۔ اس کی آسان مثال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص درست عقیدہ کا مالک ہو، پنج وقتہ نماز باجماعت کا عادی ہو، رمضان کے روزے، سالانہ زکوٰۃ، عمر بھر میں ایک مرتبہ کا حج فرض ادا کرتا ہو، حسب استطاعت سنت کے مطابق نوافل و مستحبات کو اپناتا ہو، والدین، بیوی، بچوں، پڑوسیوں کے حقوق ادا کرتا ہو، اپنے مالی معاملات میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کا خیال رکھتا ہو، ملازمت، تجارت، زراعت وغیرہ میں اپنے واجبات صحیح طریقہ سے ادا کرتا ہو، بڑے اور چھوٹے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہو، دینی کاموں، دینی افراد سے محبت کرتا ہو اور اپنی استطاعت کے مطابق مناسب حدود کے ساتھ اس میں حصہ لیتا ہو تو وہ ایک مثالی مسلمان ہے، قابلِ صد احترام ہے مگر خلقِ خدا میں اس کی شہرت نہ ہوگی، کیونکہ یہ سب کام نارمل دینی کام ہیں جو اچھے، صالح، دین دار لوگ کرتے ہیں۔

اس کے بخالف اگر کوئی شخص حد (یہ وہ صورت ہے جو آج کل مغرب میں عام ہے، جسے ان کے یہاں ”ریکارڈ بنانا“ کہا جاتا ہے، کسی بھی میدان میں عام حد سے بڑھ کر غیر معمولی کام کرنے کی ”وبا“ ان کے یہاں پھیلی ہوئی ہے، اس کے لئے وہ عجیب و غریب حرکتیں کرتے ہیں تاکہ ”ورلڈ ریکارڈ“ میں ان کا نام محفوظ ہوجائے) سے بڑھ کر کام کرے، مثلاً زیادہ نمازیں، حد سے زیادہ روزے رکھتا ہو یا وہ شرعی حدود سے زیادہ دینی کام اختیار کرے تو عوام میں اس کی شہرت ہوجاتی ہے، مگر یہ دینی شہرت اس کے لئے دین ودنیا کے اعتبار سے نقصان دہ ہے، کیونکہ اس نے اعتدال کا اور سنت مطہرہ کا راستہ چھوڑ کر انتہا پسندی اور افراط کا راستہ اختیار کرلیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں واضح الفاظ میں اس کی تعلیم دی ہے کہ ہم ہمیشہ اعتدال کا راستہ اختیار کریں اور حدود سے نکلے ہوئے کاموں اور (شرعی حدود ہوں یا عقلی اور طبعی حدود، زندگی کے تمام معاملات میں ان حدود کا لحاظ رکھنا لازم ہے ورنہ آدمی کو دینی یا دنیوی طور پر سخت نقصان اٹھانا پڑتا ہے) حد سے زیادہ دینی محنت کا راستہ اختیار نہ کریں۔

صحیح بخاری میں امام بخاریؒ نے باب قائم فرمایا (اور اس طرح کا باب دیگر کتب حدیث میں بھی قائم کیا گیا ہے اور تصوف وسلوک کی ہر اہم کتاب میں یہ بات ذکر کی جاتی ہے) ”باب القصد والمداومة علی العمل“ یعنی دینی اعمال میں بھی اعتدال کا راستہ اختیار کرنا چاہئے۔

اگر آدمی مشہور نہ ہو، گمنام ہو، مگر ظاہر و باطن میں اپنے رب کی عبادت اور اطاعت کرتا رہے تو وہ قابل رشک اولیاء اللہ میں سے ہے

اس باب میں امام بخاریؒ نے کئی احادیث ذکر کی ہیں، جن میں سے ایک یہ ہے:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا: تم میں سے کسی کا عمل ہرگز اُسے نجات نہیں دے گا، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ بھی نہیں؟ آپؐ نے فرمایا: میں بھی نہیں، ہاں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے (یعنی نجات اس کی رحمت سے ہوگی) پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا: اعتدال کا راستہ اختیار کرو اور اعتدال کے راستہ کے قریب رہو، صبح و شام نفلی عبادات کرلیا کرو، اعتدال کا راستہ اختیار کرو، اعتدال کا راستہ اختیار کرو، (دومرتبہ فرمایا) تم جنت پہنچ جاؤ گے۔“ (بخاری شریف)

اسی طرح کی بات جامع ترمذی کی ایک روایت میں اس طرح آئی ہے:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کے لئے کچھ تیزی ہوتی ہے پھر وہ تیزی ڈھیلی پڑ جاتی ہے، اب اگر ایسا شخص اعتدال کے قریب قریب رہے تو اس سے (خیر کی) امید رکھو، لیکن اگر اس کی طرف سے انگلیوں سے اشارہ کیا جانے لگے تو اسے کچھ شمار مت کرو۔“ (تشریح کے لئے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص:۶۸، ج:۱۰ طبع ملتان)

اس حدیث شریف سے بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اعتدال کا راستہ چھوڑ دینے سے اگرچہ شہرت ہوجاتی ہے لوگ انگلیاں اٹھا اٹھا کر اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں، مگر یہ راستہ خیر اور سلامتی کا راستہ نہیں ہے۔ اس سے بچنا لازم ہے۔

خلاصہ: ان تمام احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آدمی کو دینی معاملات میں اعتدال کا راستہ اختیار کرنا چاہئے اور یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ شہرت بذاتِ خود کوئی اچھی چیز نہیں اس کا دینی نقصان ہوتا ہے یا دنیوی۔ ہاں مگر جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے، اس لئے حتی الامکان از خود کبھی بھی شہرت کا راستہ اختیار نہیں کرنا چاہئے۔ وفقنا اللّٰہ تعالیٰ لما یحبہ ویرضاہ۔

☆☆..........☆☆

سات روزہ

تحفظ ختم نبوت کورس، کراچی

گزشتہ سے پیوستہ

رپورٹ: مولوی محمد قاسم

﴿پانچواں دن﴾

مولانا توصیف احمد نے قادیانی تحریف کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ قادیانی آیت خاتم النبیین میں تحریف کرتے ہیں، خاتم کا معنی مہر ہے: ”یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے نبی بنیں گے۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی اسی طرح نبی بنا۔“ اس کا جواب یہ ہے کہ خاتم النبیین کا یہ معنی کسی مفسر نے نہیں کیا اور نہ کسی لغت میں یہ معنی مذکور ہیں۔ خود مرزا قادیانی کی عبارت سے اس کی تردید ہوتی ہے۔ مرزا لکھتا ہے: ”میرے ماں باپ کے گھر مجھ سے پہلے ایک لڑکی پیدا ہوئی اس کا نام جنت تھا، پھر میں نکلا (اندازِ بیاں ملاحظہ ہو... ناقل) اور میرے بعد میرے ماں باپ کے گھر کوئی اولاد پیدا نہیں ہوئی، گویا میں اپنے والدین کے لئے خاتم الاولاد تھا۔“

اب ہم مرزائیوں سے پوچھتے ہیں کہ یہاں خاتم الاولاد کا کیا معنی ہے؟ اگر آخری اولاد مراد ہے تو خاتم النبیین میں بھی آخری نبی کا معنی مراد لو اور اگر خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے نبی بنتے ہیں تو خاتم الاولاد کا مطلب یہ ہوگا کہ اب مرزا کی مہر سے اولاد پیدا ہوگی، گویا مرزا کا باپ فارغ، اب مرزا مہر لگاتا جائے اور اس کی ماں بچے جنتی جائے۔ ہے کسی قادیانی میں ہمت تو کرے یہ ترجمہ۔

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے ظہور مہدی پر مزید دلائل پیش کرتے ہوئے فرمایا: قیامت کی علامات دو طرح کی ہیں: (۱) علاماتِ صغریٰ، (۲) علاماتِ کبریٰ۔ ان کو علامات بعیدہ اور علامات قریبیہ بھی کہا جاتا ہے۔ علامات صغریٰ میں ایک یہ ہے کہ اولاد ماں باپ کی نافرمان ہوجائے گی، اسی طرح حضور علیہ السلام نے مکہ کے ایک پہاڑ کے بارے میں فرمایا تھا کہ جب یہاں پانی کا چشمہ بن جائے تو سمجھو قیامت قریب ہے، آج سے بیس پچیس سال پہلے وہاں پانی کی ٹنکی بن چکی ہے۔

حضرت مہدی علیہ الرضوان کا ظہور ہوگا، آپ کے لئے ظہور کے لفظ کا استعمال درست ہے، کیونکہ صحاح ستہ خصوصاً ابن ماجہ میں باقاعدہ ظہور مہدی کے عنوان سے باب موجود ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا، حضرت مہدی علیہ الرضوان کا ظہور ہوگا اور مسیح الضلالۃ دجال کا خروج ہوگا۔ حضرت مہدی کے بارے میں آتا ہے کہ: ”وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے، آپ کے والد حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہوں گے اور والدہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی نسل سے یا اس کے برعکس ہوگا، اس طرح آپ حسنی بھی ہوں گے اور حسینی بھی۔ آپ کے والد کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کے نام پر عبداللہ اور آپ کا نام محمد جبکہ لقب مہدی ہوگا۔“

مولانا محمد اکرم طوفانی نے ”محبت رسول کے تقاضے“ کے عنوان پر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ: آپ ﷺ سے محبت رکھنا عین ایمان ہے۔ صحابہ کرامؓ نے اس محبت کا پورا حق ادا کیا۔ صحابہ کرامؓ نے کبھی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و آبرو پر سمجھوتہ نہیں کیا۔ اپنے تمام عزیز رشتوں کو پس پشت ڈال دیا، والد، بھائی، تمام رشتوں کو قربان کیا۔ طلبا کرام اپنے اندر محبت نبوی پیدا کرکے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنے آپ کو وقت کریں، ہر مسلمان کو یومیہ ختم نبوت کا پیغام سنائیں لوگوں کو دعوت دیں، قادیانی نظریات بتائیں تاکہ قادیانی کسی مسلمان کو گمراہ نہ کرسکیں۔

﴿چھٹا دن﴾

مولانا عبدالحی مطمئن نے مرزا قادیانی کی تضاد بیانی پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے والد کا غلام مرتضیٰ تھا، دادا کا نام عطا محمد اور پردادا کا نام گل محمد تھا۔ اس کی قوم مغل برلاس تھی اور بقول اس کے اس کے آباء سمرقند سے ہندوستان آئے تھے، مرزا کی پیدائش ۱۸۳۹ء تا ۱۸۴۰ء میں ہوئی۔ مرزا نے خود لکھا ہے کہ بچپن میں میری تعلیم کے لئے فضل الٰہی، فضل احمد اور گل علی شاہ مقرر کئے گئے جن سے میں نے قرآن، فارسی کی چند کتب، صرف کی چند کتب، قواعد نحو، منطق اور حکمت کی کتابیں پڑھیں۔ مرزا بچپن میں چڑیا اڑایا کرتے تھے۔ عیاشی کا یہ عالم تھا کہ دادا کی پینشن وصال کرنے گیا اور اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ ساری تنخواہ چند دنوں میں اڑادی، پھر شرم کے مارے گھر لوٹ کر نہ آیا۔ مرزا کی نااہلی کا یہ عالم تھا کہ سیالکوٹ میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں انتہائی قلیل تنخواہ میں ملازمت حاصل کرسکا۔

مرزا کے تعارف سے یہ معلوم ہوا کہ یہ مہدی تھا، نہ مسیح، نہ ہی منصبِ نبوت کے لائق، کیونکہ نبی کا کوئی استاذ نہیں ہوتا، وہ براہِ راست اللہ سے علم حاصل کرتا ہے، جیسا کہ قرآن میں ہے: ''وما کنت تتلوا من قبلہ من کتاب ولا تخطہ بیمینک'' جبکہ مرزا نے کئی استادوں سے تعلیم حاصل کی۔ اسی طرح یہ مہدی و مسیح بھی نہیں تھا کیونکہ مہدی کے بارے میں حدیث میں آتا ہے کہ وہ حضرت فاطمہ کی اولاد میں سے ہوں گے، ان کا نام محمد، والد کا نام عبداللہ اور ان کا لقب مہدی ہوگا، جبکہ مرزا کا نسب نامہ اس سے بالکل مختلف ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے جبکہ مرزا کا باپ غلام مرتضیٰ موجود تھا۔

مرزا کے دعاوی:

اس نے ۱۸۸۲ء میں مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ ۱۸۹۱ء میں مثیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ کیا، اسی سال عیسیٰ ابن مریم ہونے کا دعویٰ کیا۔ ۱۸۹۸ء میں مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ ۱۹۰۰ء سے ۱۹۰۸ء تک کے درمیان ظلی نبی، نبوت و رسالت اور آخر میں مستقل صاحبِ شریعت نبی و رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔

مرزا کے تضادات:

مرزا نے خود لکھا کہ: ''قادیان میں طاعون نہیں آئے گا، کیونکہ میں (خدا کا فرستادہ، رسول) یہاں موجود ہوں۔'' دوسری جگہ لکھتا ہے کہ: ''جب قادیان میں طاعون کا مرض پھیلا، اس میں میرا لڑکا شریف احمد بیمار پڑ گیا۔'' مرزا نے ایک جگہ لکھا کہ: ''میں نے کبھی کسی کو گالی نہیں دی'' اور دوسری جگہ ''خود کو نہ ماننے والوں کو کنجریوں کی اولاد لکھا ہے۔'' جس کے کلام میں اس قدر تضادات ہوں وہ نبی کیسے ہوسکتا ہے؟ مرزا نے اپنے نہ ماننے والوں کو جو گالیاں لکھی ہیں ان کی تعداد ۴۹۴ تک پہنچتی ہے جبکہ اس کے جھوٹ ۲۰۵ کی حد پار کر جاتے ہیں۔

مولانا قاضی احسان احمد نے قادیانیوں کے شبہات کے جوابات دیتے ہوئے کہا کہ قادیانی ایک حدیث پیش کرتے ہیں: ''لو عاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیاً'' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت جاری ہے، اس لئے مرزا نبی ہے۔ اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ حدیث مذکورہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے، اس کا ایک راوی ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان کے بارے میں محدثین نے فرمایا ہے کہ یہ ثقہ نہیں ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ اس روایت سے پہلے ایک اور حدیث ہے جو صحیح بخاری میں بھی ہے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی نے آنا ہوتا تو حضرت ابراہیم زندہ رہتے مگر حضور کے بعد کوئی نبی نہیں۔ (بخاری شریف، ج:۲، ص:۹۱۴)

تیسرا جواب یہ ہے کہ یہاں تعلیق بالمحال ہے کہ اگر ایسا ہونا ہوتا تو ہوجاتا مگر ایسا نہیں ہوگا، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ''لو کان فیھما الٰھۃ الا اللہ لفسدتا۔''

قادیانی اپنے موقف کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول بھی پیش کرتے ہیں: ''قولوا خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدی'' اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قول صحابی ہے اور اس کے مقابلے میں قرآن کی سو آیات اور دو سو دس احادیث ہیں، جب قول صحابی اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں استدلال نظر آئے تو قولِ صحابی قابل استدلال نہیں رہتا۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت مروی ہے:

''انا خاتم الانبیأ و مسجدی خاتم مساجد الانبیأ'' (کنزالعمال)

تیسرا جواب یہ ہے کہ حضرت عائشہ کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عیسیٰ کا نزول ہوگا، لہٰذا یہ مت کہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، نبی تو آئے گا مگر نیا نبی نہیں بنایا جائے گا۔

قادیانی اس حدیث سے بھی مرزا کی نبوت پر دلیل پکڑتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''آپ خاتم المہاجرین ہیں، جس طرح میں خاتم النبیین ہوں'' آج تک ہجرت ہورہی ہے اور حضرت عباس کے باوجود خاتم المہاجرین کے آج تک مہاجرین آرہے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی آسکتے ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ہجرت دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف کی جاتی ہے۔ حضرت عباسؓ مکہ سے ہجرت کرنے والے آخری مہاجر تھے، ان کے بعد مکہ فتح ہوا اور آج تک وہ دارالاسلام ہے اور تاقیامت رہے گا۔ ظاہر ہے کہ اب مکہ سے کوئی ہجرت نہیں کرسکتا، اس وجہ سے حضرت عباسؓ مکہ سے ہجرت کرنے والے آخری مہاجر تھے۔

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان کا ظہور حرمِ کعبہ سے ہوگا۔ حدیث میں آتا ہے کہ آپ طواف کا آخری چکر کاٹتے ہوئے جب رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان پہنچیں گے تو شام کے چالیس ابدالوں کی جماعت ان کو پہچانے گی اور مقامِ ابراہیم پر ان سے بیعت کرے گی۔ اس وقت بیعت کرنے والے مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ ہوگی اور حضرت مہدی علیہ الرضوان کی عمر چالیس سال ہوگی۔ آپ سات سال تک مسلمانوں کی قیادت کریں گے۔ اس دوران عیسائیوں سے سخت خونریز لڑائیاں ہوں گی۔ ان جنگوں کا عالم یہ ہوگا کہ دشمن کا صفایا ہوجائے گا اور مسلمانوں کی فوج میں سے صرف ایک فیصد مجاہدین

زندہ بچیں گے۔

ابھی یہ فارغ بھی نہ ہوں گے کہ خبر آئے گی، دجال کا خروج ہوگیا۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوگا کہ یہ خبر جھوٹی ہے، دوسری بار پھر اطلاع آئے گی مگر یہ بھی سچی نہ ہوگی، پھر تیسری بار خبر آئے گی اور اس وقت واقعتاً دجال نکل آئے گا۔ حضرت مہدیؒ اس کے مقابلے کے لئے روانہ ہوں گے، ملک شام میں نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوں گے، اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا اور وہ حضرت مہدی کی اقتدا میں نماز ادا کریں گے۔ اس کے بعد دو سال تک حضرت مہدیؒ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نیابت میں کام کریں گے۔ ۴۱ سال کی عمر میں وفات پائیں گے اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے۔ جو لوگ حضرت مہدی کی آمد کے منکر ہیں ان کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت مہدی نماز پڑھائیں گے اور دوسری جگہ آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پڑھائیں گے۔ احادیث میں تعارض ہوگیا اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں تعارض نہیں، جہاں حضرت مہدی کے نماز پڑھانے کا ذکر ہے وہ اول نماز ہے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تب پہلی نماز حضرت مہدی علیہ الرضوان پڑھائیں گے اور یہ اس امت کا اعزاز ہے، کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ مسلمانوں کا امام انہی میں سے ہوگا اور جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نماز پڑھانے کا ذکر ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلی نماز کے بعد باقی تمام نمازیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پڑھائیں گے۔ دجال کا فتنہ اتنا خطرناک ہے کہ ہر نبی نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ’’اللھم انا نعوذبک من فتنۃ المسیح الدجال‘‘ صحابہ کرامؓ اپنے بچوں کو یہ دعا اس طرح سکھاتے تھے جیسے نماز سکھایا کرتے تھے۔ دجال مکہ مدینہ جانا چاہے گا مگر فرشتے اس کو مار کر بھگا دیں گے۔

﴿ساتواں دن﴾

حضرت علامہ احمد میاں حمادی مدظلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے امیر نے اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ علماء انبیاء کے ورثا ہیں اور سب سے بہتر وارث وہ ہے جو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا تحفظ کرے۔ قادیانیت کا وجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی و بے حرمتی کا نام ہے۔ علم کا تقاضا یہ ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اور اگر فتنہ قادیانیت کے خلاف جدوجہد نہ کی جائے تو یہ اپنے علم کو ضائع کرنے والی بات ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں بدترین گستاخی کرتے ہوئے لکھتا ہے: ’’آپ عیسائیوں کے ہاتھوں کا بنا ہوا پنیر استعمال کرلیتے تھے، جس میں خنزیر کی چربی شامل ہوتی تھی۔‘‘ (نعوذ باللہ)

قادیانی مرتد، زندیق اور واجب القتل ہیں، اس میں دو رائے نہیں مگر یہ کام حکومت وقت کا ہے، افراد کا نہیں۔ مامون الرشید کے زمانے میں مدعیان نبوت کھڑے ہوئے تو اس نے بھی اس فتنہ کو برداشت نہ کیا اور ان کو قتل کروادیا۔ ہمارا کام یہ ہے کہ قادیانیت کے خلاف نفرت پیدا کریں، اپنے اندر، اپنے اہل و عیال، بیوی بچوں کو اس سے آگاہ کریں اور قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ قادیانیوں کی عورتیں بھی تربیت یافتہ ہوتی ہیں جو مسلمان نوجوانوں کو پھسلاتی ہیں، ہماری مسلمان خواتین کے اندر بھی قادیانیت کے خلاف شعور پیدا ہونا چاہیے۔

عقیدۂ ختم نبوت کے لئے صحابہ کرامؓ کی قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ تحریک ختم نبوت کے اول قائد خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تھے، آپؐ کے زمانے میں اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب نے دعاوی نبوت کئے، اسود عنسی کو حضرت فیروز دیلمیؓ نے قتل کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’فاز فیروز‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جنگِ یمامہ لڑی گئی، صرف اس ایک جنگ میں بارہ سو صحابہ کرامؓ و تابعینؒ شہید ہوئے، جن میں سات سو حفاظِ قرآن اور ستر بدری صحابہؓ تھے جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے زمانے میں جتنے غزوات و سرایا ہوئے ان میں صرف ۲۵۹ صحابہ کرامؓ شہید ہوئے تھے۔

ایمان لانے کے بعد سب سے بڑی نیکی شرف صحابیت ہے، پوری دنیا کے قطب، ابدال اور اولیاً مل کر بھی ایک ادنیٰ صحابی کے درجے کے برابر نہیں ہوسکتے۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اور سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں سے کون افضل ہے؟ آپ نے جواب دیا: ’’سیّدنا معاویہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں جس گھوڑے پر بیٹھ کر حصہ لیا، اس گھوڑے کے نتھنوں پر جو مٹی لگی ہے، عمر بن عبدالعزیزؒ اس کے بھی برابر نہیں۔‘‘ ایسے بارہ سو صحابہ کرامؓ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور ناموس رسالت پر قربان ہوگئے، اس سے محاذ ختم نبوت و محاذِ ناموس رسالت کی اہمیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

برصغیر میں مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی نے دعوائے نبوت کیا تو علمائے دیوبند اس کے مقابلے پر کھڑے ہوئے۔ ۱۹۳۰ء میں علامہ سیّد انور شاہ کشمیریؒ کے حکم پر تمام علماء نے امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پہلی تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں چلی۔ صرف لاہور میں دس ہزار نوجوان آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر قربان ہوگئے۔ سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فرمایا: ’’ان تمام

شہداً کے خون کا ذمہ دار میں ہوں، بلکہ آج سے قیامت تک جتنے لوگ ختم نبوت کے لئے شہید ہوں گے ان سب کے خون کا ذمہ دار بھی میں ہوں۔'' آپ نے مزید فرمایا کہ: ''آج میں نے مسلمانوں کے دلوں میں ایک بم فٹ کردیا ہے، ایک وقت آئے گا جب یہ پھٹے گا، اس وقت قادیانیت ختم ہوجائے گی۔'' آپ کا ارشاد ۱۹۷۴ء میں پورا ہوا، جب قادیانیوں کو قومی اسمبلی میں کافر قرار دیا گیا۔ قادیانی آئین کی رو سے شعائر اسلام استعمال نہیں کرسکتے۔ امتناع قادیانیت آرڈی نینس ۱۹۸۴ء میں جاری ہوا۔

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو دجال کا مقابلہ کرنے کے لئے روانہ ہوجائیں گے۔ دجال کے ساتھ ستر ہزار یہودیوں کا لشکر ہوگا۔ اس نے مصنوعی جنت اور جہنم بنارکھی ہوگی۔ خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل کریں گے۔ اسرائیل کی فوج کا ایئربیس جس جگہ قائم ہے یہی مقام لُد ہے، جہاں دجال جہنم رسید ہوگا۔ تمام یہودی مارے جائیں گے، یہودی اگر کسی درخت یا پتھر کے پیچھے بھی پناہ لے گا، وہ درخت یا پتھر خود مسلمان کو پکارے گا کہ میرے پیچھے خدا کا دشمن چھپا ہے اسے قتل کردو۔ صرف ایک درخت ایسا ہے جو یہودیوں کو پناہ دے گا، آج اسرائیل میں جگہ جگہ یہ درخت اُگائے جارہے ہیں۔

دجال کے قتل کے بعد پوری دنیا میں صرف اسلام ہوگا، تمام ادیانِ باطلہ مٹ جائیں گے۔ نزول عیسیٰ کے دوسال بعد حضرت مہدی کا انتقال ہوگا۔ مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے اور ان کو دفن کریں گے۔ حضرت عیسیٰ حج اور عمرہ کریں گے پھر روضۂ اقدس پر حاضر ہوکر سلام پڑھیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سنیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شادی کریں گے، ان کی اولاد ہوگی پھر ان کا انتقال ہوگا اور روضۂ اقدس میں دفن ہوں گے، وہاں آج بھی چوتھی قبر کی جگہ خالی ہے، حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے: ''قیامت کے دن میں اور عیسیٰ ایک ساتھ اٹھیں گے اور ابوبکرؓ، عمرؓ ان کے درمیان اٹھیں گے۔''

تقریب تقسیم انعامات:

۱۷/نومبر بروز جمعرات اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے بیان کے بعد تقریب کے مہمان خصوصی پیر طریقت حضرت حافظ عبدالقیوم نعمانی مدظلہ تشریف لائے۔ آپ نے اختتامی کلمات کہے اور طلبا کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ طلبا کرام کو دروس ختم نبوت، تحفۂ قادیانیت، ج:دوم، چہارم تقسیم کی گئیں۔ آخر میں استاذ محترم حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی پُرسوز دعا سے کورس کا اختتام ہوا۔ اللہ رب العزت اس کورس کی تیاری کے لئے بھرپور محنت کرنے والے رفقاء اور شریک طلبا کی محنت اور کاوش کو قبول فرمائے اور ہم سب کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین ثم آمین۔

☆☆..........☆☆

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکز پر حملے کے خلاف شدید احتجاج

حیدرآباد، میرپور خاص، سکھر، ٹنڈوآدم (بیورو رپورٹس، نامہ نگار، پ ر) باب الرحمت پر حملہ مجلس تحفظ ختم نبوت کا سندھ بھر میں زبردست احتجاج، قادیانی لابی ملوث ہے، سازش بے نقاب کرکے اصل ملزمان گرفتار کئے جائیں، مجلس تحفظ ختم نبوت ناموس رسالت کے مشن پر گامزن پرامن مسلکی اختلافات سے الگ جماعت ہے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر جامع مسجد باب الرحمت نمائش چورنگی پر حملے توڑ پھوڑ پر سندھ بھر میں شدید احتجاج ریکارڈ کرایا گیا ہے، اس سلسلے میں حیدرآباد، ٹنڈوآدم، میرپور خاص، ٹنڈوالہ یار، کوٹری، سجاول، لاڑکانہ، نواب شاہ، سانگھڑ، گمبٹ، سکھر، پنو عاقل سمیت سندھ بھر میں علامہ احمد میاں حمادی، مولانا عبدالغفور قاسمی، سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا محمد علی صدیقی، مفتی محمد طاہر مکی، قاری محمد امجد مدنی، مفتی امان بلوچ، علامہ محمد راشد مدنی، مفتی عرفان، مولانا راشد حبیب، مولانا حفیظ الرحمٰن فیض، مولانا عبدالغفور مینگل، عبدالسمیع شیخ، ڈاکٹر سیف الرحمٰن آرائیں، قاری رفیق اللہ، مولانا محفوظ الرحمٰن شمس، شیخ القرآن قاری خلیل احمد، قاری خلیل الرحمٰن، مولانا حبیب اللہ انڈھڑ، قاری حماد اللہ انڈھڑ، مولانا عبدالمجید ہالیجوی سمیت کئی علماء کرام نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے دفتر پر حملہ اور توڑ پھوڑ کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ قادیانیوں کی جانب سے خطرناک سازش ہے، مجلس تحفظ ختم نبوت کا مسلکی اختلافات سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہم مسلکی شدت پسندی کی بھرپور مذمت کرتے ہیں، ایسی پُرامن تنظیم کے دفتر پر حملہ قادیانی ہی کرسکتے ہیں کیونکہ مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی میں ہمہ تن مصروف رہتی ہے، علماء کرام نے وزیر داخلہ سے مطالبہ کیا ہے کہ فقط متعلق علاقے کا دورہ کرکے مذمت کرنا کافی نہیں فوری طور پر اس واقعے کی تحقیقات کرواکر اصل سازش بے نقاب کرکے ملزمان گرفتار کئے جائیں، دریں اثنا علماء کرام نے تمام مسالک کے علماء کرام سے کہا ہے کہ وہ محرم میں بھائی چارگی اور دوسروں کے مسلک کا احترام برقرار رکھیں، مسلکی فسادات اور اختلافات سے نقصان امت مسلمہ اور فائدہ قادیانیوں سمیت امریکی لابی کو ہوگا، انہوں نے کہا کہ تمام صحابہ کرامؓ جنہوں نے ایک پلک جھپکتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی وہ ہمارے امام اور ان سے محبت ایمان کا حصہ ہے، صحابہؓ پر تبرا سے بھی اختلافات بڑھتے ہیں، اس پر بھی شیعہ علماء غور کریں اور اجتناب کریں۔

(روزنامہ ''اسلام'' کراچی ۳۰/نومبر ۲۰۱۱ء)

قادیانیوں کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے

مسٹر جی ڈی کھوسلہ کا فاضلانہ فیصلہ!

قسط نمبر۳

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

قادیان مرزا غلام احمد قادیانی کی جنم بھومی ہے‘ قادیان میں مرزائیوں کی اپنی حکومت تھی‘ جس کا سربراہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر الدین محمود تھا‘ قادیان میں کسی پرندہ کو پر مارنے کی اجازت نہ تھی غیر قادیانی آبادی (مسلمان‘ ہندو‘ سکھ) قادیانیوں کے مظالم سے تنگ آچکی تھی‘ قادیان کے مظلوم اور بے کس باسیوں کی زبردست خواہش تھی کہ کوئی ان کے زخموں کی مرہم بن کر یہاں آئے‘ تو ان حالات میں ’’مجلس احرار اسلام ہند‘‘ نے قادیان میں دفتر قائم کرنے کا فیصلہ کیا اور ’’مولانا عبدالکریم مباہلہ‘‘ کے نیم سوختہ مکان میں ۱۹۳۳ء میں مجلس احرار کے دفتر کی بنیاد رکھی گئی۔ علاؤالدین اور غریب شاہ نامی دو رضا کاروں کی خوب پٹائی کی اور مولانا عبدالکریم مباہلہ کے مکان اور دفتر احرار کو جلا کر خاکستر کردیا۔

ان واقعات کی روشنی میں مجلس احرار نے مورخہ ۲۱ تا ۲۳/ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو قادیان میں حضرت امیر شریعتؒ کی صدارت میں تبلیغ کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کردیا۔ حکومت نے میونسپل کمیٹی قادیان کی حدود میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کردی‘ تو مجلس احرار نے کمیٹی کی حدود سے باہر کانفرنس کے لئے جگہ حاصل کرلی۔ مورخہ ۲۱/ اکتوبر کو لاکھوں کی تعداد میں احرار رضا کار سرخ وردی پہنے ہوئے قادیان میں آن پہنچے۔ تبلیغ کانفرنس کا پہلا اجلاس حضرت امیر شریعتؒ کی صدارت میں منعقد ہوا‘ آپ نے دس بجے رات صدارتی تقریر شروع کی جو صبح کی اذان تک جاری رہی۔

شاہ جیؒ کی تقریر سے قادیان کے درودیوار لرزہ براندام ہوئے۔ شاہ جیؒ نے مرزا بشیر الدین اور اس کے حواریوں کی خوب خبر لی۔ تو آپ کے خلاف دفعہ ۱۵۳-الف کا مقدمہ قائم کردیا گیا۔ آپ نے اپنی صفائی کے لئے جہاں اور گواہوں کے نام دیئے، وہاں مرزا بشیر الدین کو بطور گواہ طلب کرایا مرزا محمود کی شہادت چار دن تک جاری رہی۔

سیشن کورٹ میں اپیل:

ماتحت عدالت کے فیصلے کے خلاف سیشن کورٹ میں اپیل کی گئی۔ ابتدائی سماعت میں امیر شریعتؒ رہا کردیئے گئے۔ مقدمہ کی پیروی کے لئے بخاری ڈیفنس کونسل قائم کی گئی‘ جو مندرجہ ذیل چار وکلاء پر مشتمل تھی: مولانا مظہر علی اظہر ایڈووکیٹ‘ شیخ شریف حسین پلیڈر‘ شیخ چراغ الدین جو بعد میں پنجاب ہائی کورٹ کے جج بنے‘ لالہ پشادری مل ایڈووکیٹ۔ مرزائیوں کی طرف سے چوہدری ظفر اللہ‘ چوہدری اسد اللہ ایڈووکیٹ پیروکار تھے۔ مسٹر جی ڈی کھوسلہ سیشن جج نے قادیان کی تاریخ‘ مرزائیوں کے تمرد‘ مولانا عبدالکریم بہالہ پر قاتلانہ حملہ‘ ایک مسلمان محمد حسین کا قتل‘ قاتل کو سزائے موت کے بعد خلیفہ قادیان کی طرف سے اعزاز و اکرام‘ قادیان میں طوائف الملوکی‘ جیسے اہم مسائل پر فاضلانہ بحث کی اور قادیان تبلیغ کانفرنس کے انعقاد کی وجۂ جواز‘ قادیانیوں کی طرف سے رکاوٹیں اور امیر شریعتؒ کو بے انداز مقناطیسی جذب اور اعلیٰ درجہ کی فصیحانہ خطابت کا مالک قرار دیا اور لکھا کہ:

’’اس اجلاس میں وہ تقریر کی جسے ولولہ انگیز کہا جاسکتا ہے‘ تقریر کئی گھنٹے جاری رہی اور بیان کیا گیا ہے کہ حاضرین کی یہ کیفیت تھی کہ گویا مسحور ہیں....

اپیلانٹ کے خلاف جو فردِ جرم ہے‘ اس میں اس تقریر کے سات حصے درج ہیں‘ جن کو خاص طور پر قابل اعتراض اور قابل گرفت بتایا گیا ہے وہ حصے یہ ہیں:

۱:... فرعونی تخت الٹا جارہا ہے‘ انشاء اللہ یہ تخت نہیں رہے گا۔

۲:... وہ نبی کا بیٹا ہے‘ میں نبی کا نواسہ ہوں وہ آئے تم سب چپ بیٹھ جاؤ‘ وہ مجھ سے اردو‘ فارسی‘ پنجابی میں ہر معاملہ پر بحث کرلے‘ یہ جھگڑا آج ہی ختم ہوجائے گا‘ وہ پردے سے باہر آئے نقاب اٹھائے‘ کشتی لڑے‘ مولا علی کے جوہر دیکھے‘ وہ ہر رنگ میں آئے‘ وہ موٹر میں بیٹھ کر آئے‘ میں ننگے پاؤں آؤں‘ وہ ریشم پہن کر آئے میں کھدر‘ وہ مزعفر‘ کباب‘

یاقوتیاں اور پلومر کی ٹانک وائن اپنے ابا کی سنت کے مطابق کھا کر آئے اور میں اپنے نانا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت کے مطابق جو کی روٹی کھا کر آؤں۔

۳:... یہ ہمارا مقابلے کیسے کر سکتے ہیں یہ برطانیہ کے دُم کٹے ہیں' وہ خوشامد اور برطانیہ کے بوٹ کی ٹو صاف کرتا ہے.... اور مرزائیو! اب بھی ہوش میں آ جاؤ تمہاری طاقت اتنی بھی نہیں جتنی پیشاب کے جھاگ کی ہوتی ہے...

۴:... جو پانچویں جماعت فیل ہو جائے وہ نبی بن جاتا ہے' کیونکہ ہندوستان میں ایک مثال موجود ہے جو فیل ہوا وہ نبی بن گیا۔

۵:... او مسیح کی بھیڑ! تم سے کسی کا ٹکراؤ نہیں ہوا' اب مجلس احرار سے مقابلہ پڑا ہے' اس نے تم کو ٹکڑے کر دینا ہے۔

۶:... او مرزائیو! اپنی نبوت کا نقشہ دیکھو' اگر تم نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا تو اس کی شان بھی رکھتے۔

۷:... اگر تم نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا تو انگریزوں کے کتے نہ بنتے۔

اپیلانٹ نے جملہ نمبر ۵ سے متعلق کہا کہ وہ میرا نہیں ہے' باقی جملوں کا مضمون میرا ہے... اپیلانٹ نے کہا کہ تقریر کا مقصد مرزا اور اس کے متبعین کے جبر و تشدد اور ستم رانیوں پر جائز اور معقول تنقید کرنا تھا... اس میں شک نہیں کہ مرافعہ گزار کی تنقید میں ایسے حصے بھی ہیں جو مرزا کے جائز اور معقول تنقید پر مبنی ہیں۔ تقریر کے دوران غریب شاہ کو زدوکوب کرنے کا واقعہ' محمد حسین اور محمد امین کے واقعات قتل اور مرزا کے قادیان کے جبر و تشدد کے متعدد ایسے واقعات کا حوالہ دیا گیا ہے' جس پر تنقید کرنا ہر سچے مسلمان کا حق ہے نیز اس تقریر کے دوران اس توہین کا بھی ذکر کیا گیا جو احمدی پیغمبر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں روا رکھتے ہیں۔ جس سے لازمی طور پر مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔''

(مقدمات امیر شریعت از ابوذر بخاری' ص:۹۹)

تقریر کے قابل اعتراض حصے:

فردِ جرم میں جن سات حصوں کو قابل گرفت ٹھہرایا گیا' میرے نزدیک ان میں سے تیسرا اور ساتواں سب سے زیادہ قابل اعتراض حصے ہیں۔ ان فقروں میں مرافعہ گزار نے احمدیوں کو برطانیہ کے دم بریدے کتے کہا ہے' میرے نزدیک دوسرے حصے تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۵۳ کے ماتحت قابل گرفت نہیں ہیں۔

پہلا حصہ یعنی فرعونی تخت الٹا جا رہا ہے' بالکل بے ضرر ہے۔

دوسرا حصہ مرزا کی خوراک سے متعلق ہے۔ یہ امر قابل دلچسپی ہے کہ مرزائے اول نے اپنے عقیدت مندوں میں سے ایک کے نام لکھا تھا' جس میں خوراک کی ایسی تمام تفصیلات موجود تھیں یہ خط کتابی صورت میں شائع ہو چکے ہیں اور ان کا ایک نسخہ اس مقدمے کے کاغذات میں شامل ہے۔ میری رائے میں تیسرے اور ساتویں حصہ کے علاوہ اور کوئی حصہ قابل گرفت نہیں۔

اس کا مقصد یہ نہیں کہ مرافعہ گزار کی تقریر میں صرف دو حصے ہی قابل اعتراض ہیں۔ تقریر کے کوائف سے پتہ چلتا ہے کہ مرافعہ گزار کا مقصد جہاں احمدیوں کے افعال شنیعہ کا تارو پود بکھیرنا تھا' وہاں مسلمانوں کے دل میں ان کے خلاف جذبات حقارت پیدا کرنا بھی تھا۔

یہ امر کہ سامعین نے اس کی تقریر سے متاثر ہو کر تشدد اور امن شکنی کا مظاہرہ کیوں نہ کیا' اس کے جرم میں صرف تخفیف کا موجب ہو سکتا ہے۔ مجھے اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ مرافعہ گزار احمدیوں پر تنقید کرنے میں حق بجانب تھا' تاہم میرے خیال میں اس نے قانون کی حدیں توڑ دیں۔

اگرچہ مرافعہ گزار نے اصطلاحی جرم کا ارتکاب کیا ہے تو بھی قانون کی ہمہ گیری کا تحفظ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اس مقدمے کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے اور سامعین پر اس کے اثرات کا اندازہ کرنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ مرافعہ گزار نے تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۵۳ الف کے ماتحت ارتکاب جرم کیا ہے اور اس کے جرم کو قائم رہنا چاہئے۔ سزا کی کمی اور بیشی کا اندازہ کرتے وقت یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان واقعات کو پیش نظر رکھا جائے' جو قادیان میں رونما ہو رہے تھے۔ چنانچہ میں اس کی سزا میں تخفیف کرتے ہوئے اسے تا اختتام عدالت قید محض کی سزا دیتا ہوں۔

دستخط جی ڈی کھوسلہ
(سیشن جج گورداسپور)
۶/ جون ۱۹۳۵ء

(حیات امیر شریعتؒ' ص:۲۲۰'۲۲۲)

(جاری ہے)

ظالم کون؟

ترجمہ: ''اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کا ذکر کئے جانے سے روکے اور ان کی ویرانی کی کوشش کرے، ان لوگوں کو تو بے خوف اور نڈر ہو کر ان میں قدم بھی نہیں رکھنا چاہئے تھا، ان لوگوں کے لئے دنیا میں بھی ذلت و رسوائی ہوگی اور آخرت میں بھی سزائے عظیم ہوگی۔'' (البقرہ)

سندھ ہائی کورٹ کراچی کا تاریخی فیصلہ!

قادیانی پاکستان کے آئین اور تعزیرات پاکستان کے تحت کافر ہیں

وکیل ختم نبوت منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ

کراچی... ۱۷/نومبر ۲۰۱۱ء کو سندھ ہائی کورٹ نے اپنا تاریخی فیصلہ سناتے ہوئے، قادیانی ملزمان کی بریت کی درخواست مسترد کردی، ان ملزمان کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے امیر علامہ احمد میاں حمادی نے ۱۱/ مارچ ۲۰۰۱ء کو تھانہ ٹنڈو آدم میں ایک ایف آئی آر درج کروائی تھی۔

ایف آئی آر کے مطابق قادیانی ایک ماہنامہ ''انصار اللہ'' چناب نگر سے شائع کرتے ہیں۔ اس رسالہ جنوری ۲۰۰۱ء، دسمبر ۲۰۰۰ء کے مختلف صفحات پر قرآن پاک کی آیات اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، صلی اللہ علیہ وسلم، رضی اللہ عنہ، علیہ السلام کے مخفف الفاظ لکھے ہوئے ہیں جو کہ آئین اور تعزیرات پاکستان میں کسی بھی قادیانی (لاہوری یا احمدی جماعت) کے لئے منع ہیں۔ ایف آئی آر کے اندراج کے بعد پولیس نے تفتیش کے بعد چالان پیش کیا اور ملزمان کے خلاف وارنٹ جاری ہوئے۔ ملزمان نے حیدرآباد ہائی کورٹ سے ضمانت کروائی مقدمہ سیشن کورٹ میں چل رہا تھا، تو ملزمان نے ہائی کورٹ سندھ کراچی میں بری کرنے کی درخواست لگائی، جس میں موقف اختیار کیا کہ ایف آئی آر بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے اور آئین کی دفعہ ۲۰ کے تحت ہر پاکستانی کو مذہبی آزادی ہے۔ لہٰذا یہ ہمارا حق ہے اور ملزمان کے خلاف مدعی نے ایف آئی آر غلط کٹوائی ہے۔ اس ایف آئی آر کی بنیاد پر مقدمہ کو ختم کیا جائے اور ملزمان کو بری کیا جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے قانونی مشیر جناب منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ نے دلائل پیش کئے کہ قادیانی (احمدی اور لاہوری دونوں گروپ) آئین کے آرٹیکل ۲۶۰ کے تحت کافر قرار دیئے جاچکے ہیں۔ قادیانیوں کے خلاف امتناع قادیانیت آرڈی نینس ۱۹۸۴ء سے نافذ چلا آرہا ہے۔ قادیانیوں نے پاکستان کے مختلف صوبوں میں تمام ہائی کورٹس میں اس آرڈی نینس کے خلاف مقدمات اور آئین درخواستیں دیں اور ملک بھر میں واویلا کیا کہ یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے تو سپریم کورٹ آف پاکستان میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر غور وخوض کے لئے ایک فل بینچ تشکیل دیا گیا، جس میں سپریم کورٹ کے پانچ جج شامل تھے۔ پاکستان کے تمام ہائی کورٹس سے مقدمات سپریم کورٹ میں منگوا لئے گئے، جن میں اس آرڈی نینس کو چیلنج کیا گیا تھا۔ چنانچہ سپریم کورٹ نے اپنے تفصیلی اور تاریخی فیصلے میں لکھا کہ قادیانی کافر ہیں اور وہ اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے اور نہ ہی وہ اس قسم کا کام کریں، جس سے وہ مسلمان ظاہر ہوں۔ مزید دلائل میں جناب منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ نے کہا کہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء ایکٹ ۵ بابت ۱۸۹۸ء میں اضافہ کیا گیا اور دفعہ ۲۹۸-بی اور ۲۹۸-سی کا اضافہ کیا گیا۔ جس کی رو سے قادیانی گروپ احمدی یا لاہوری گروپ کے کسی بھی ایسے شخص کو جو زبانی یا تحریری طور پر یا کسی فعل کے ذریعے مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں یا ساتھیوں کو ''امیر المومنین، صحابہ'' یا اس کی بیوی کو ''ام المومنین'' یا اس کے خاندان کے افراد کو ''اہل بیت'' کے الفاظ سے پکارے یا اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہے تو اس کی سزا بھی اور جرمانہ بھی ہے۔

۲۹۸-سی... قادیانی یا لاہوری گروپ کا شخص جو خود کو مسلمان کہے یا اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے تو اس کی تعزیرات پاکستان کے تحت سزا ہے اور آئین پاکستان کے تحت جرم ہے۔ لہٰذا جو قادیانیوں نے اپنا ماہنامہ انصار اللہ رسالہ نکالا ہے، وہ قادیانیوں کا ہے۔ اس بات سے ملزمان نے انکار نہیں کیا ہے اور اس کا ایڈیٹر اور پرنٹر بھی قادیانی ہے، اس بات سے بھی ملزمان نے انکار نہیں کیا، وہ انکار کر بھی نہیں سکتے کیونکہ ملزمان کے حلف نامے کورٹ ریکارڈ پر موجود ہیں جو انہوں نے بری کرنے کی درخواست کے ساتھ منسلک کئے ہیں۔ یہ بات بھی کورٹ ریکارڈ پر موجود ہے کہ رسالے کے مختلف صفحات پر قرآن پاک کی آیت اور امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین، صحابی یا رضی اللہ عنہ مختلف قادیانی شخصیات کے نام کے ساتھ لکھا ہوا ہے جو کہ آئین پاکستان، تعزیرات پاکستان میں جرم ہے۔ قادیانی یا لاہوری گروپ کافر ہیں اور آئین کے مطابق ایک الگ کمیونٹی ہے یہ اس بات کا حق نہیں رکھتے کہ اپنے آپ کو مسلمان کہلوائیں۔ قادیانی مرزا غلام احمد

قادیانی کو محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے برابر سمجھتے ہیں۔ اس طرح کرنے سے مسلمانوں کے اور مدعی مقدمہ کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ انہوں نے مزید دلائل دیتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کے ان تمام اخبارات ورسائل پر پاکستان میں پابندی لگائی جائے اوران کا ڈیکلریشن بھی حکومت پنجاب کینسل کرے جن میں اس قسم کی قانونی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ الفضل اور انصار اللہ کی فوراً ڈیکلریشن منسوخ کی جائے اور پنجاب حکومت کو آرڈر جاری کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ آئین اور تعزیرات پاکستان میں قادیانیوں پر پابندی ہے کہ وہ اسلامی شعائر استعمال نہیں کرسکتے۔ قادیانی تمام اقلیتوں کی طرح آزاد ہیں کہ جس طرح بوہری، پرویزی، بہائی وغیرہ ہیں، اس آئین کی آرٹیکل ۲۵، ۲۶ کے تحت قادیانی اپنے آپ کو اقلیت ڈیکلیئر کردیں پھر اپنا کام کریں اور آئین کا خیال کرتے ہوئے آئین کی خلاف ورزی سے اجتناب کریں۔

قادیانیوں نے انسانی حقوق کی جو بات کی کہ اس قانون سے انسانی بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو اس پر جناب منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ ۱۹۶۱ء میں جسٹس ہگاس (امریکا) کی عدالت نے انسانی حقوق کے حوالے سے کہا:

”ایسا قانون جو کہ افراد سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ گلیوں میں احتجاج یا مظاہرے کرنے کے لئے پہلے متعلقہ اداروں سے اجازت طلب کرے، لوگوں کے مذہب میں رکاوٹ نہیں ڈالتا جیسا کہ سڑکوں پر چلتے ہوئے یا احتجاج کرتے ہوئے ہاتھوں میں پلے کارڈ اٹھا کر مذہبی عقائد کی تبلیغ کرتے ہیں۔“

یعنی ان اجتماع اور گروپ کی صورت سڑکوں اور گلیوں میں مارچ پاس چاہے ان کے مذہب کی اَن دیکھی تبلیغ ہی سہی مگر وہ قانون کی اجازت سے کررہے ہیں، چنانچہ قانون کی اجازت سے ہونے والے افعال آئینی ٹھہرتے ہیں، لیکن اگر وہ ضروری اجازت کے بغیر ہوں گے تو یقیناً خلاف قانون اور قابل گرفت ہوں گے اور پھر ”بنیادی حقوق کی آزادی“ کا رونا پیٹنا فضول ہوگا۔ اسی طرح انڈین سپریم کورٹ نے ۱۹۵۸ء میں فیصلہ دیا:

”کہ کچھ مخصوص جانوروں کی قربانی پر پابندی لگانے سے مسلمانوں کے بنیادی حقوق کی آرٹیکل (۱) ۲۵ کے تحت خلاف ورزی نہیں ہوتی، کیونکہ ایسا قطعی ثابت نہیں کہ گائے کی قربانی کرنے سے ہی مسلمانوں کے عقائد کی تکمیل ہوگی۔“

اسی طرح ہملٹن بمقابلہ بورڈ آف ریجنٹس آف یونیورسٹی آف کیلیفورنیا ۱۹۳۴ء میں اور بہت سارے فیصلوں کے حوالے دیئے گئے۔

لہٰذا قادیانی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے حوالے سے آئین کی خلاف ورزی کررہے ہیں۔ مسلمان اور قادیانی ایک نہیں ہوسکتے۔ قادیانی کی علیحدہ پہچان ہے اور مسلمان نہیں چاہتے کہ مرزائی ہمارے ساتھ ہوں۔

ہائی کورٹ کے ایک فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے جناب منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ نے کہا کہ غیر مسلم حرم کعبہ کی حدود میں داخل نہیں ہوسکتے، کیونکہ وہ نجس ہیں، اسی طرح قادیانی بھی ناپاک نجس ہیں۔ آئین پاکستان عقائد اسلامیہ کے تحت ہے جو کہ قرآن وسنت میں مروج ہیں۔ اسلام اقلیتوں کے حقوق کا اس طرح سے تحفظ فراہم کرتا ہے کہ کوئی دوسرا مذہب اور اس کے قوانین اس کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ لہٰذا قادیانیوں کی اپیل کو مسترد کردیا جائے اور ان کا یہ مقدمہ جھوٹ پر مبنی ہے، کیونکہ ملزمان کے خلاف تحریری طور پر ثبوت موجود ہیں، جن سے ملزمان نے انکار نہیں کیا اور ملزمان بھی قادیانی ہیں، چنانچہ کورٹ نے ملزمان کی بریت کی درخواست خارج کردی۔

☆☆..........☆☆

ختم نبوت دفتر اور مسجد کے تقدس کو پامال کرنا قابل مذمت ہے: مذہبی قائدین

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تمام مکاتب فکر کا اجتماعی پلیٹ فارم ہے۔ دفتر ختم نبوت مسجد باب الرحمت کے تقدس کو بعض عناصر کی طرف سے پامال کرنا قابل مذمت ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ذمہ داروں نے کہا کہ یہ سانحہ اس وقت پیش آیا جب جامع مسجد باب الرحمت متصل دفتر ختم نبوت میں ہفتہ وار مجلس ذکر کی محفل ہورہی تھی جو کئی برسوں سے معمول کے مطابق ہر اتوار عصر تا مغرب منعقد ہوتی آرہی ہے۔ اعلامئے کے مطابق شرپسند عناصر نے مجلس ذکر میں موجود افراد، دفتر کی عمارت اور مسجد کو شدید نقصان پہنچایا، کئی گاڑیاں نذر آتش کیں، وضو خانے پر توڑ پھوڑ اور دفتر کی عمارت کو شدید نقصان پہنچایا۔ ملک کے ممتاز مذہبی قائدین قاضی حسین احمد، مولانا فضل الرحمن، علامہ ساجد نقوی، مولانا عبدالمجید لدھیانوی، مولانا قاضی انس نورانی اور علامہ ضیاء اللہ شاہ بخاری نے اس فعل کی بھرپور مذمت کی ہے۔ راہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس واقعہ کی عدالتی تحقیقات کا حکم دیا جائے اور ذمہ دار شرپسند عناصر کو بلاتفریق گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے۔ (روزنامہ امت کراچی، ۲۸/نومبر ۲۰۱۱ء)

جھوٹے مدعی نبوت کے خلاف ختم نبوت ایکشن کمیٹی کی جدوجہد

ٹیکسلا ....(مولانا محمد زکریا) چند ماہ قبل ضلع راولپنڈی تحصیل ٹیکسلا کے دیہات احاطہ کے کذاب غلام عابد نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس جھوٹے مدعی نبوت کو قرار واقعی سزا دلوانے کے لئے تمام دینی و مذہبی جماعتوں کے سرکردہ حضرات کا اجلاس بلایا گیا۔ اجلاس میں جمعیت علمائے اسلام (ف) کے سرپرست حکیم محمد اسعد، جنرل سیکریٹری محمد اقبال اعوان، جے ٹی آئی کے حکیم محمد سعید، کالعدم سپاہ صحابہ کے مولانا عمر فاروق عثمانی، بریلوی مسلک کے محمد داؤد، اہلحدیث کے مولانا محمد اکرم شاکر، جماعت اسلامی کے مولانا غلام سرور، وکلا کے نمائندہ محمد افضل جنجوعہ ایڈووکیٹ، انجمن تاجران کے صدر شیخ ضیا، مولانا محمد اسحاق خطیب ٹیکسلا، مولانا مفتی شبیر احمد عثمانی، حافظ محمد رفیق و دیگر علمائے کرام اور سیاسی پارٹیوں کی باثر شخصیات نے شرکت کی۔ حضرت مولانا عبدالغفور نے اجلاس کی صدارت کی۔ علماء، وکلا اور سیاسی شخصیات پر مشتمل ختم نبوت ایکشن کمیٹی تشکیل دی گئی۔ ۱۲/اکتوبر کو اس ملعون اور کذاب کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی۔ اسے گرفتار کرکے عدالت میں پیش کیا گیا، جج نے اسے جیل بھیج دیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مختلف علاقوں میں تحفظ ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کی گئیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی اور نوجوان خطیب مولانا اسامہ رضوان وقت مقررہ پر صبح گیارہ بجے اپنے رفقا کے ساتھ ٹیکسلا پہنچے۔ راقم الحروف نے ان کا استقبال کیا، پہلے پروگرام کے لئے تھانہ اسٹاپ وحدت کالونی مسجد طہ میں ظہر کو پہنچے۔ مولانا مفتی محمد حسین کی نگرانی میں مولانا نے خطاب کیا۔

اسی روز ۲۴/اکتوبر مغرب کی نماز واہ کینٹ کی مرکزی جامع مسجد میں پروگرام ہوا، جس میں مولانا اکرم طوفانی اور ٹیکسلا کے مفتی شبیر احمد عثمانی نے خطاب کیا جبکہ قاری مصباح الاسلام نے نعت پیش کی، بعد نماز عشاء مولانا محمد اسحاق کی عیادت و ملاقات کرکے واپس ٹیکسلا پہنچے۔

۲۵/اکتوبر کو عابد ملعون کے گھر کے بالکل قریب روڈ پر ایک مارکیٹ میں بعد از نماز ظہر ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، جس کے انتظامات مفتی عبدالشکور، مولانا فقیر محمد، نائب امیر جمعیت علماء اسلام ٹیکسلا نے کئے تھے۔ ان حضرات نے آس پاس کے دیہاتوں کے علماء کرام اور کارکنوں کو خصوصی دعوت دی، وہاں بارہ بجے جامعہ عربیہ سراج المدارس کے طلبا اور ختم نبوت تحصیل ٹیکسلا کے کارکنان نے قائدین کے ہمراہ ٹیکسلا سے احاطہ گاؤں تک ۹ کلومیٹر کا سفر ریلی کی صورت میں طے کیا گیا۔

کانفرنس کا آغاز قری معاویہ حسن کی تلاوت سے ہوا، قاری مصباح الاسلام نے حمد و نعت پیش کیے۔ مفتی شبیر احمد عثمانی نے اپنے خطاب میں عوام کو مقام رسالت سمجھایا۔ ان کے بعد حافظ وسیم شہزاد نے ترانہ ختم نبوت پیش کیا، پھر صدر ایکشن کمیٹی ختم نبوت حافظ عبدالحکیم نے کیس کی نوعیت عوام کے سامنے رکھی۔ سرحد کے مشہور نعت خواں اطہر سرحدی نے ملعون غلام عابد کے خلاف اشعار پیش کرکے عوام کے جذبات کو گرما دیا۔ مفتی عبدالشکور نے تمام علماء کا اور مولانا محمد زکریا کا شکریہ ادا کیا۔

دریں اثنا مفتی محمد عارف اور مولانا قاری محمد ابراہیم کے ہمراہ حضرت طوفانی مدظلہ جلسہ گاہ پہنچے تو عوام نے والہانہ انداز میں فلک شگاف نعروں کی گونج میں حضرت مدظلہ کا شاندار استقبال کیا۔ حضرت کا نماز عصر کے قبل مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور کاذب مدعیان نبوت کے عنوان پر خطاب شروع ہوا، اسی دوران حضرت اقدس مولانا عبدالغفور صاحب باوجود علالت کے تشریف لے آئے۔ ڈیڑھ گھنٹہ بیان کے بعد حضرت اقدس مولانا عبدالغفور کی رقت انگیز دعا سے کانفرنس کا اختتام ہوا۔

مولانا محمد رضوان اسامہ ٹیکسلا تشریف لے آئے۔ اب ان کے ہمراہ قافلہ ختم نبوت حسن ابدال روانہ ہوا۔ اندرون محلّہ کی قدیمی مسجد میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد تھا۔ وہاں پر ان حضرات کے بیانات ہوئے، رات گئے یہ حضرات مولانا محمد زکریا کے ہمراہ ٹیکسلا واپس آئے۔

۲۶/اکتوبر کو دن بارہ بجے قافلہ خانپور کی طرف روانہ ہوا۔ مولانا سیّد قوی اللہ شاہ مرکزی راہنما جمعیت علماء اسلام ضلع ہری پور کے ہاں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد تھا۔ بعد نماز ظہر قاری معاویہ حسن کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ نعت حافظ وسیم شہزاد سرگودھا، ذیشان معاویہ نے پیش کی۔ ان کے بعد مفتی شبیر احمد عثمانی کا کیس کی نزاکت پر بیان ہوا۔ ان کے بعد مولانا محمد رضوان اسامہ نے پاکستان کے قانون میں جھوٹے مدعی کی شرعی سزا کے عنوان پر خطاب کیا۔

نماز عصر کے بعد حضرت طوفانی صاحب کا مغرب تک ختم نبوت کے مقدس عنوان پر خطاب ہوا۔

مغرب کی نماز پڑھ کر مولانا محمد زکریا اور حضرت طوفانی صاحب بھوئیگاڑ روانہ ہوئے، وہاں پر قدیمی مسجد جس میں مولانا سیّد انور شاہ کشمیریؒ مولانا رسول خانؒ اور موجودہ نائب امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ نے تعلیم حاصل کی۔ اس سدرسگاہ میں شاندار ختم نبوت کانفرنس مولانا صاحبزادہ حسین احمد قریشی مدظلہ کے زیر انتظام و صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری معاویہ حسن نے کی۔ حمد ونعت قاری مصباح الاسلام، حافظ وسیم شہزاد، محمد ادریس آصف نے پیش کی۔

پہلا بیان مفتی شبیر احمد عثمانی نے مقامِ نبوت اور مرزا قادیانی کے جھوٹ کے عنوان پر کیا، ان کے بعد مولانا محمد رضوان اسامہ نے عوام کو اس کذاب کے خلاف کیس کی پیروی کے لئے آمادہ کیا، ان کے بعد حضرت طوفانی صاحب نے حضرات علماء کرام کی مسئلہ ختم نبوت پر قربانیوں کے عنوان پر خطاب کیا، ان کے بعد مولانا حسین احمد قریشی نے تمام علماء کرام کا شکریہ ادا کیا اور اس عزم کا اظہار بھی کیا کہ جس طرح میرے جد امجد حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کے ہمراہ لاہور میں مرزا قادیانی کے ساتھ مناظرہ کے لئے تشریف لے گئے اور ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں میرے آباؤ اجداد نے قربانیاں پیش کیں انشاء اللہ میں بھی اکابرین کے اشارہ پر اپنا وقت، جان، مال ختم نبوت پر قربان کرنے کے لئے تیار ہوں، انہوں نے بتایا کہ خاصی تعداد میں ماہنامہ لولاک ہمارے ہاں آتے ہیں اب ان کو زیادہ تعداد میں کریں گے۔ آخر میں حضرت طوفانی صاحب کی دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔ رات پچھلے پہر واپس ٹیکسلا دفتر ختم نبوت آئے۔

۲۷/اکتوبر صبح دس بجے ملعون عابد کی ٹیکسلا عدالت میں پیشی تھی، تو مفتی شبیر احمد عثمانی، مولانا محمد زکریا کی قیادت میں سینکڑوں مسلمان عدالت میں جمع تھے، یہ دونوں حضرات عدالت سے فارغ ہوتے ہی قائدین کے ہمراہ اگلے پروگرام جامع مسجد علی المرتضیٰ پنڈ مہری تشریف لے گئے۔ بعد نماز ظہر کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں مولانا محمد رضوان اسامہ اور مولانا محمد اکرم طوفانی کے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت پر بیانات ہوئے، جبکہ حمد ونعت محمد ادریس آصف، حافظ محمد وسیم نے پیش کی۔

ٹیکسلا مرکز ختم نبوت میں آخری اور اہم ناموس رسالت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تھا۔ بعد از نماز مغرب قاری معاویہ حسن کی تلاوت سے کانفرنس کا آغاز ہوا، ان کے بعد جامعہ ہذا کے طلبا حافظ محمد ادریس آصف، حافظ محمد سمیع اللہ نے ترانۂ ختم نبوت پیش کیا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے مبلغ مولانا زاہد وسیم نے انجام دیئے۔

پہلا بیان سرگودھا کے مہمان محمد شرجیل نے ختم نبوت کے عنوان پر کیا، ان کے بعد وسیم شہزاد نے نظم پیش کی، پھر مفتی شبیر احمد عثمانی نے خطاب کیا، ان کے بعد اس غلام عابد ملعون کے خلاف کیس، ناموس رسالت کی پیروی کرنے والے وکیل محمد افضل جنجوعہ نے خطاب کیا۔ انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ میں اور میری بار کے تمام وکلا انشاء اللہ ناموس رسالت کے اس کیس کو بھرپور انداز میں لڑیں گے اور اس ملعون کو کیفر کردار تک پہنچا کر دم لیں گے۔

مولانا مفتی سعید خان نے مقامِ نبوت کے عنوان پر خطاب کیا، پھر پنجاب کے مشہور نعت خواں طاہر رشید نے عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت پر بہت خوبصورت نظمیں پیش کیں۔ ان کے بعد جمعیت علماء اسلام کے راہنما محمد اقبال اعوان، مولانا عبدالشکور نے مکمل تعاون کی یقین دہانی کروائی، پھر ان کے بعد مولانا محمد رضوان اسامہ نے خطاب کیا، انہوں نے کہا کہ حکومت اس ملعون کو قرار واقعی سزا، سزائے موت دے، ورنہ ممتاز قادری کی طرح کوئی اور ممتاز پیدا نہ ہو۔ ان کے بعد وکیل ناموس رسالت حضرت محمد اکرم طوفانی نے مسلمانوں کو تیار کیا کہ جب تک یہ ملعون کیفر کردار تک نہ پہنچے اس وقت تک ختم نبوت ایکشن کمیٹی کا ساتھ دیں گے ان کے بعد مولانا محمد زکریا نے کانفرنس کی قراردادیں پیش کیں اور تمام شرکائے کانفرنس کو خراجِ تحسین پیش کیا اور امید ظاہر کی کہ انشاء اللہ اس ملعون کی پیشی پر تمام حضرات ہمارے ساتھ عدالت میں جایا کریں گے۔ آخر میں پیر طریقت حضرت اقدس مولانا عبدالغفور دامت برکاتہم کی دعائے خیر پر کانفرنس کا اختتام ہوا۔ ☆☆

مبلغین ختم نبوت کی خدمت میں ضروری گزارش

☆...... تمام مبلغین و جماعتی احباب سے گزارش ہے کہ اپنے علاقہ کی تبلیغی سرگرمیوں، ختم نبوت پروگراموں، اصلاحی خطابات و بیانات کی تفصیل اور رپورٹ جلد از جلد ارسال کرنے کا خاص اہتمام کریں۔

☆...... پروگراموں کے مقامات اور شخصیات کے نام واضح اور صاف تحریر فرمائیں۔

☆...... تحریر ایک سطر چھوڑ کر لکھی جائے۔ لائنوں والا کاغذ استعمال کیا جائے۔

☆...... کم از کم پہلا صفحہ جماعت کے لیٹر پیڈ پر لکھا جائے۔

☆...... رپورٹ پر مقامی مبلغ یا کسی ذمہ دار کے دستخط ضرور ہونے چاہئیں۔

☆...... اپنے مضامین، رپورٹیں اور جماعتی سرگرمیاں ایڈیٹر ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے نام ارسال کی جائیں۔

ختم نبوت پروگرامز، کراچی

مولانا توصیف احمد

کراچی ... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ میں ۱۱ تا ۱۷/نومبر ۲۰۱۱ء تک ختم نبوت کورس کا انعقاد کیا گیا، جس میں مجلس کے مرکزی راہنما حضرت مولانا مولانا اللہ وسایا مدظلہ اور حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ تشریف لائے۔ ان کی حضرات کی تشریف آوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کراچی کے مختلف حلقوں میں ختم نبوت پروگرامز ترتیب دیئے گئے، جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

پہلا پروگرام ۱۱/نومبر بروز جمعہ بعد نماز عشاء جامع مسجد عثمان نارتھ ناظم آباد بلاک ایچ میں منعقد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز قاری محمد لقمان کی تلاوت سے ہوا، مشہور نعت خوان حافظ محمد اشفاق نے حمد و نعت کے ذریعے مجلس کو رونق بخشی۔ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ نے ایمان افروز بیان کرتے ہوئے کہا کہ قائد ختم نبوت سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے۔ انہوں نے جھوٹے مدعی نبوت اور اس کے ماننے والوں کو جہنم رسید کیا۔ صحابہ کرامؓ کو جو عظمت ملی وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر مر مٹنے کی وجہ سے ملی۔ تمام صحابہ کرامؓ نے ہر معاملے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کو ترجیح دی۔ ماں باپ، بیوی، بچے، جائیداد، اپنا وطن مکہ سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چھوڑ دیا۔

شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کہا کہ دنیا کا کوئی کام ایسا نہیں جس کی ابتدا ہوا اور اس کی انتہا نہ ہو، ہر وہ کام جو شروع کیا جائے گا ایک دن اس کا اختتام ہوگا۔ یہودیت، عیسائیت اور مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبوت کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی۔ اہل اسلام کا موقف یہ ہے کہ جس نبوت کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی، اس کی انتہا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ہوئی۔ مسیحی حضرات عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اور یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتے۔ یہ ان کا اپنا خیال ہے مگر ان کی کتابیں توراۃ، انجیل، ان کا ساتھ نہیں دیتیں، کیونکہ ان کی کتابوں میں حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کے بعد کسی نبی کے نہ آنے کا ذکر نہیں ملتا۔

ختم نبوت کی جلالت شان دیکھیں کہ اہل اسلام کے ساتھ ان کی کتاب قرآن مجید بھی ساتھ دیتی ہے اور ختم نبوت کے عقیدہ کو واضح انداز میں بیان کرتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام پہلے نبی اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ پہلا وہ ہوتا ہے جس سے پہلے کوئی چیز نہ ہو، آخری وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی چیز نہ ہو، جس طرح حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے کوئی نبی نہیں، اسی طرح محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی نہیں۔ دنیا کا ہر انسان اپنا حق مانگتا ہے، غریب ہو یا امیر۔ ختم نبوت صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہے ہم اپنے حقوق کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق (ختم نبوت) کے لئے بھی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ حضرت کی دعا سے پروگرام کا اختتام ہوا، نقابت کے فرائض راقم الحروف نے انجام دیئے۔

دوسرا پروگرام ۱۲/نومبر بروز ہفتہ بعد عشاء جامع مسجد اقصیٰ میٹروول سائٹ فرنٹیئر موڑ رکھا گیا۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری محمد ابوبکر نے حاصل کی اور حمد و نعت حافظ محمد اشفاق نے پیش کی، بعد ازاں مختصر بیان شیخ الحدیث حضرت مولانا عزیز الرحمن مدظلہ کا ہوا۔ انہوں نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت ایک خطرناک فتنہ ہے، ہم سب کا بنیادی فریضہ ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کے متعلق معلومات حاصل کریں اور لٹریچر کا مطالعہ کریں۔

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے اپنے بیان میں کہا کہ تمام انبیاء کرام کی نبوت مخصوص زمانے کے لئے محدود تھی، لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ابدالآباد کے لئے ہے۔ جہاں تک اللہ رب العزت کی خدائی ہے وہاں تک محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی مصطفائی ہے، جس طرح رب کی ربوبیت کی کوئی انتہا نہیں، اسی طرح محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی بھی کوئی انتہا نہیں ہے۔ اللہ رب العزت نے کل کائنات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ون یونٹ بنا دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی کی نبوت کی ضرورت نہیں ہے۔

مولانا قاضی احسان احمد نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت ہمارا ایمان اور بنیادی عقیدہ ہے، امت اس عقیدہ پر کبھی بھی دو رائے کا شکار نہیں ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ عہد صحابہ کرامؓ سے لے کر آج تک کسی بھی شخصیت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا، اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی حفاظت کی۔

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ نے کہا کہ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کی تعظیم اور توقیر کا حکم دیا ہے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا: ''یا ایھا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ''...اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند مت کرو... اگر آواز بلند کروگے تو سارے اعمال ضائع ہونے کا خدشہ ہے۔

اللہ رب العزت نے ایسے الفاظ ادا کرنے سے بھی منع کیا ہے، جس سے گستاخی کا شبہ پیدا ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت نے حکم دیا: ''لا تقولوا راعنا وقولو انظرنا ''مشرکین مکہ لفظ ''راعنا'' کو کھینچ کر پڑھتے تھے، جس سے چرواہا کا معنی نکلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لفظ ہی کو بدل دیا اور حکم دیا ''انظرنا'' کہا کرو۔ جب اللہ رب العزت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین برداشت نہیں کرتے تو پھر ہمیں بھی اپنے نبی کی گستاخی پر چشم پوشی نہیں کرنی چاہیے بلکہ گستاخانِ رسول کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ حضرت کی دعا سے پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ نقابت کے فرائض مولانا عبدالحی مطمئن مبلغ ختم نبوت نے انجام دیئے۔

تیسرا پروگرام ۱۲/نومبر بعد نماز عشاء جامع مسجد شافعی شیر شاہ میں منعقد ہوا۔ تلاوت مولانا قاری افتخار نے کی۔ حمد و نعت حافظ محمد اشفاق و حافظ وجیہہ الدین نے پیش کی۔ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں سے تعلقات رکھنا شرعاً حرام ہے، جو مسلمان قادیانی عقائد جاننے کے باوجود ان سے تعلقات رکھتا ہے، لین دین کرتا ہے، ان کو السلام علیکم کہتا ہے، ایسے آدمی کا ایمان بھی گیا اور اگر شادی شدہ تھا تو نکاح بھی ختم ہوگیا۔ مسلمان غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے قادیانیوں کا بائیکاٹ کریں اور ان کی مصنوعات کا استعمال ترک کریں۔

مولانا قاضی احسان احمد نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ آج فتنوں کا دور ہے، اس دور میں ایمان کی حفاظت ضروری ہے، بلائیں بھیس بدل کر اسلام کی خوبصورت عمارت کو منہدم کرنا چاہتی ہیں، ان حالات میں فتنوں کا مقابلہ کرنا افضل جہاد ہے۔

آخر میں خصوصی خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کہا کہ آپؐ نے فرمایا: ''میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں'' کائنات کا نظام درہم برہم ہوسکتا ہے، سورج چاند ستارے بے نور ہوسکتے ہیں، پہاڑ اپنی جگہ سے ہل سکتے ہیں، مگر زبانِ نبوت سے نکلی ہوئی بات کبھی جھوٹی نہیں ہوسکتی۔ ختم نبوت کے معنی میں قادیانی لاکھ تاویلیں کرلیں، وہ ان کا دجل تو ہوسکتا ہے مگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے نکلی ہوئی بات نہیں ہوسکتی۔ آپؐ کے بعد ظلی، بروزی، مستقل، غیر مستقل ہر طرح کی نبوت ختم ہے۔ حضرت مدظلہ نے دعا فرمائی اور پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد حامد نے سرانجام دیئے۔

چوتھا پروگرام ۱۴/نومبر بروز پیر بعد نماز عشاء جامع مسجد اقصیٰ شاہ لطیف ٹاؤن میں انعقاد پذیر ہوا۔ تلاوت، حمد و نعت کے بعد راقم الحروف کا بیان ہوا، بعد ازاں حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ہر معاملے میں ڈکٹیشن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لینی چاہیے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی ڈکٹیشن باعثِ نجات ہے۔ امریکا و مغربی حکمرانوں کی ڈکٹیشن ملک عزیز کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کرے گی۔

شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے عظمتِ قرآن کے عنوان پر بیان کرتے ہوئے کہا کہ آج حفاظ کرام کی دستار بندی یہاں کے بڑے بزرگ کررہے ہیں۔ کل قیامت کے دن اللہ رب العزت ان کے والدین کی دستار بندی کریں گے اور سونے کا تاج ان کو پہنایا جائے گا، انہوں نے کہا کہ آج کوئی بھی آسمانی کتاب اپنی اصلی حالت میں محفوظ نہیں۔ قرآن مجید بالکل محفوظ ہے۔ کسی بھی نبی کی آسمانی وحی کو محفوظ نہیں رکھا اور نہ ہی ان آسمانی کتابوں کا کوئی حافظ ملے گا، لیکن ختم نبوت کے صدقے آپ کی آسمانی وحی بھی محفوظ اور اس وحی کے حافظ بھی موجود ہیں۔ الحمدللہ! اس مدرسے سے تین بچوں نے حفظ قرآن مکمل کیا، ان کی دستار بندی مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا عبدالماجد و دیگر علماء کرام نے کی۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد اسحاق مصطفی مبلغ ضلع ملیر نے انجام دیئے۔

پانچواں پروگرام ۱۶/نومبر بروز بدھ بعد نماز عشاء جامع مسجد اللہ والی میں پروگرام ہوا۔ تلاوت و حمد و نعت کے بعد مولانا قاضی احسان احمد نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بعثت انا والساعۃ کھاتین''... میں اور قیامت اس طرح ملے ہوئے ہیں جس طرح شہادت اور درمیان والی انگلی ملی ہوئی ہے جس طرح دونوں انگلیوں کے درمیان تیسری انگلی نہیں اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں... آپؐ نے فرمایا: ''انا رسول من ادرکت حیا و من یولد بعدی''... موجودہ اور بعد میں پیدا ہونے والے تمام لوگوں کے لئے میں رسول ہوں...

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے اپنے بیان میں فرمایا: نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تبلیغ، جہاد ان سب کا ماننا ایمان کے لئے ضروری ہے، ان پر عمل نجات کے لئے کافی ہے۔ ان سب چیزوں کا تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کی ساتھ ہے، ختم نبوت کا تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے ساتھ ہے۔ جو آدمی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، تبلیغ، جہاد، صدقہ خیرات کی دعوت دے اس کے متعلق کہا جائے گا کہ یہ دین کی خدمت کررہا ہے اور جو مسلمان ختم نبوت کی بات کرتا ہے اس کے متعلق کہا جائے گا کہ یہ آپ کی براہِ راست خدمت کررہا ہے۔

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ اگر آپ کی عزت وناموس باقی ہے تو دین کا ہر عمل باقی ہے۔تمام اعمال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور جسم اطہر سے صادر ہوئے ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کیسی پڑھی؟روزہ کیسے رکھا؟اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات محفوظ نہ رہے تو دین کا کوئی عمل بھی باقی نہیں رہ سکتا۔آج دشمن ہم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو چھیننے کی کوشش کر رہا ہے۔ختم نبوت کا محافظ بن کر دشمنانِ رسول کا تعاقب کرنا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔

چھٹا پروگرام ۱۷/نومبر بروز جمعرات بعد نماز عشاء مدرسہ عربیہ سیف العلوم پختون آباد میں منعقد کیا گیا۔نقابت کے فرائض مولانا امداد اللہ نے انجام دیئے۔پہلا بیان مولانا عارف اللہ شمشیر کا ہوا،اس کے بعد مولانا قاضی احسان احمد نے عوام الناس کے سامنے ختم نبوت تربیتی پروگرام کے انعقاد کا مقصد واضح کیا اور ان کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ کیا۔

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے طبیعت کی ناسازی کے باوجود مختصر مگر پُر اثر بیان کیا۔انہوں نے کہا کہ ختم نبوت ہمارے عقیدہ کا مسئلہ ہے،ہم ختم نبوت کے مسئلے کو سیاسی اغراض،اپنی قدر ومنزلت اور ظاہری نمائش جیسے مفاد کے لئے استعمال کرنے کو حرام سمجھتے ہیں۔مرتے دم تک انشاء اللہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ختم نبوت کا تحفظ کرتے رہیں گے۔

آخر میں حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ نے نوجوانوں پر زور دیتے ہوئے کہا کہ آج کی نوجوان نسل اپنی زندگی کو دین کے لئے وقف کرے، بُرے ماحول سے اپنی حفاظت کرے،آج موبائل فون،انٹرنیٹ،کیبل اور ٹی وی نے ہماری نوجوان نسل کو گمراہ کر دیا ہے۔نوجوانوں نے ہمیشہ تحریک میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء،۱۹۷۴ء ۱۹۸۴ء اور ۲۰۱۰ء ودیگر تحریکوں میں اپنا لہو پسینہ بہا کر عشق رسالت کا حق ادا کیا ہے۔حضرت مدظلہ کی پُرسوز دعا سے پروگرام کا اختتام ہوا۔☆☆

مرحلہ عالمیہ بنین کے اہل جامعات متوجہ ہوں
وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی نصاب کمیٹی کے فیصلہ اور
مجلس عاملہ کی توثیق کے بعد کتاب
آئینہ قادیانیت
عالیہ بنین سال اوّل (درجہ مشکوٰۃ) میں داخل نصاب ہوچکی ہے۔وفاق کے سالانہ امتحان الورقۃ الاولیٰ
میں نخبۃ الفکر اور التبیان فی علوم القرآن کے ساتھ ایک سوال آئینہ قادیانیت سے بھی ہوگا
کتاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے
تمام دفاتر سے اصل لاگت پر دستیاب ہے
منجانب (حضرت مولانا) محمد حنیف جالندھری ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان
مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان

دفترِ ختمِ نبوت پرانی نمائش پر حملے کی چند تصویریں